صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز بدھ مورخہ 18 اکتوبر 2017ء بمطابق 27 محرم الحرام 1439 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر پینتیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

وَالشَّمۡسِ وَضُحٰہَا ○ وَالۡقَمَرِ اِذَا تَلٰہَا ○ وَالنَّہَارِ اِذَا جَلّٰہَا ○ وَالَّیۡلِ اِذَا یَغۡشٰہَا ○ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰہَا ○ وَالۡاَرۡضِ وَمَا طَحٰہَا ○ وَنَفۡسٍ وَّمَا سَوّٰہَا ○ فَاَلۡہَمَہَا فُجُوۡرَہَا وَتَقۡوٰہَا ○ قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَکّٰہَا ○ وَقَدۡ خَابَ مَنۡ دَسّٰہَا ○ کَذَّبَتۡ ثَمُوۡدُ بِطَغۡوٰہَاۤ ○ اِذِ انۡۢبَعَثَ اَشۡقٰہَا ○ فَقَالَ لَہُمۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ نَاقَۃَ اللّٰہِ وَسُقۡیٰہَا ○ فَکَذَّبُوۡہُ فَعَقَرُوۡہَا فَدَمۡدَمَ عَلَیۡہِمۡ رَبُّہُمۡ بِذَنۡۢبِہِمۡ فَسَوّٰىہَا ○ وَلَا یَخَافُ عُقۡبٰہَا۔ صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیمِ۔

(ترجمہ): سورج کی قسم اور اس کی روشنی کی۔ اور چاند کی جب اس کے پیچھے نکلے۔ اور دن کی جب اُسے چمکا دے۔ اور رات کی جب اُسے چھپا لے۔ اور آسمان کی اور اس ذات کی جس نے اسے بنایا۔ اور زمین کی اور اس کی جس نے اسے پھیلایا۔ اور انسان کی اور اس کی جس نے اس (کے اعضاء) کو برابر کیا۔ پھر اس کو بدکاری (سے بچنے) اور پرہیز گاری کرنے کی سمجھ دی۔ کہ جس نے (اپنے) نفس (یعنی روح) کو پاک رکھا وہ مراد کو پہنچا۔ اور جس نے اسے خاک میں ملایا وہ خسارے میں رہا۔ (قوم) ثمود نے اپنی سرکشی کے سبب (پیغمبر کو) جھٹلایا۔ جب ان میں سے ایک نہایت بدبخت اٹھا۔ تو خدا کے پیغمبر (صالح) نے ان سے کہا کہ خدا کی اونٹنی اور اس کے پانی پینے کی باری سے عذر کرو۔ مگر انہوں نے پیغمبر کو جھٹلایا اور اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں تو خدا نے ان کے گناہ کے سبب ان پر عذاب نازل کیا اور سب کو (ہلاک کر کے) برابر کر دیا۔ اور اس کو ان کے بدلہ لینے کا کچھ بھی ڈر نہیں۔ وآخِرُ الدَعۡوَانا اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔۔۔۔۔

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: مولانا مفتی فضل غفور صاحب۔

رسمی کارروائی

مولانا مفتی فضل غفور: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! میں ایک انتہائی اہم مسئلے کی جانب آپ کی وساطت سے حکومت اور ایوان کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر! ہمارے ضلع بونیر کے تمام محکموں میں بالعموم اور محکمہ تعلیم میں بالخصوص میرٹ اور پالیسی اور انصاف کا جو خون ہو رہا ہے جناب سپیکر! پچھلے چار سال سے میں اس چیز کا رونا رو رہا ہوں لیکن کوئی اس کا مداوا نہیں ہو رہا۔ پچھلے دنوں ایس ای ٹیز کے اساتذہ کی پروموشنز ہو رہی تھیں، ایس ایس ٹی کیلئے پالیسی محکمہ کی طرف سے یہ ہے کہ جو سینیئر ٹیچر ہو اس کو Facilitate کیا جائے گا۔ یہاں پر باتیں ہو رہی ہیں Rule of law کی، یہاں پر باتیں ہو رہی ہیں انصاف کی اور میرٹ کی Policy implementation کی، مجھے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے جناب سپیکر! کہ وہاں پر چن چن کر اپنے سیاسی مخالفین کو انتقام کا نشانہ بنایا گیا، دور دراز علاقوں تک سینیئر موسٹ لوگ جو تھے ان کے تبادلے کئے گئے، میں نے اس پر گلہ کیا جناب عاطف خان کو، عاطف نے اس پر ایڈیشنل سیکرٹری ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کی ذمہ داری لگائی کہ وہ اس حوالے سے انکوائری کریں گے۔ جناب سپیکر! جب وہ رابطہ کرتا ہے تو ہمارا جو ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر ہے، اس کے پاس اس ایڈجسٹمنٹ کے خلاف تینتیس درخواستیں جمع ہو چکی ہیں، ان تینتیس درخواستوں میں سے تیس درخواستیں وہ چراتے ہیں، چھپا کر رکھتے ہیں صرف تین درخواستیں وہ اس کو دیتے ہیں۔ جناب سپیکر! یہ جو ہم سن رہے ہیں روز تقریروں میں کہ خیبر پختونخوا میں جو ادارے ہیں وہ سیاسی مداخلت سے پاک ہو چکے ہیں، یہاں پر Institutional stability آگئی ہے، De-politicize کر دیا گیا ہے، میرے خیال میں اگر گفتار وہی ہو اور کردار یہ ہو جناب سپیکر! میں اپنے ساتھ (فائل دکھاتے ہوئے) یہ پوری فائل لیکر آیا ہوں اور میں میڈیا کو دکھانا چاہتا ہوں کہ کس طرح اپنے سیاسی لوگوں کو نشانہ بنایا جارہا ہے؟ پھر جناب سپیکر!

ہمارے پورے ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفس میں آٹھ ایس ڈی ای اوز میں سے سات ایس ڈی ای اوز حکمران جماعت کے ساتھ Belong کرتے ہیں، Political affiliation ان کی یہ ہے، صرف ایک ایس ڈی ای او اس طرح تھا کہ اس کا فیملی بیک گراؤنڈ پاکستان مسلم لیگ (نون) کے ساتھ وہ تعلق رکھتا تھا، صرف اسی بنیاد پر اس کو ٹرانسفر کیا جاتا ہے، میں سیکرٹری صاحب سے بات کرتا ہوں، وہ ٹرخاتا ہے، میں منسٹر صاحب سے بات کرتا ہوں وہ ٹرخاتا ہے، میں ڈائریکٹر صاحب سے بات کرتا ہوں جناب سپیکر! یہ کردار اور گفتار کے درمیان کتنے بڑے بڑے سمندر حائل ہیں، میرے خیال میں جناب سپیکر! میں آپ سے انصاف کی توقع رکھتا ہوں، آپ ایک ایسی کرسی پر تشریف رکھتے ہیں، آپ اس میں رولنگ دے دیں گے، میں کسی بندے کا Favour نہیں کرنا چاہتا لیکن صرف اتنا آپ سے میں سننا چاہتا ہوں جناب سپیکر! کہ آپ اس حوالے سے کوئی پارلیمنٹری کمیٹی تشکیل دیدیں اور بالکل میرٹ پالیسی اور انصاف کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کو آپ پابند بنادیں۔

جناب سپیکر: آپ کال اٹینشن، میرا خیال ہے لیکر آئیں۔

مولانا مفتی فضل غفور: میرے خیال میں بات اٹھانا، وہ مقصود تھا، وہ مسئلہ میں نے اٹھا دیا، اب آپ کے Response کا انتظار ہے جناب سپیکر! اور اگر۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: حبیب الرحمان صاحب، حبیب الرحمان صاحب Respond کرلیں گے ناں۔

مولانا مفتی فضل غفور: اور اگر اس کا صحیح Response نہیں ملا تو پھر جناب سپیکر! آپ کے ڈائس کے سامنے میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، یہ تو پوائنٹ آف آرڈر ہے اور یہ اس طرح نہیں ہوتا، آپ کال اٹینشن لے آئیں اس کے اوپر۔ جناب حبیب الرحمان صاحب

(شور اور قطع کلامی)

جناب سپیکر: جی جی، حبیب الرحمان صاحب!

جناب حبیب الرحمان (وزیر برائے زکواۃ،اوقاف حج و مذہبی امور): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ مجھے تو ایجنڈے پہ اس کا، کال اٹینشن ہے یا مجھے پتہ تو نہیں ہے، لیکن ویسے باتیں میں نے سنیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

وزیر برائے زکواۃ،اوقاف حج و مذہبی امور: پوائنٹ آف آرڈر ہے؟ ٹھیک ہے جی، تو مولانا صاحب نے جو باتیں کہیں، بالکل میں اس کے حق میں ہوں کہ اس کو کچھ تکلیف ہو، انکوائری کر لیں، معلومات کر لیں، کر لیں جو کچھ یہ کہتے ہیں، مجھے پتہ نہیں ہے لیکن اس نے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چلو ٹھیک ہے، آپ اس طرح کر لیں کہ ایک کال اٹینشن نوٹس لے کر آئیں تاکہ اس پر 'پراپر' ایک کمیٹی انکوائری کرے۔ ٹھیک ہے جی؟ پھر اس طرح Legally اس کا وہ نہیں بنتا نا، آپ کال اٹینشن لے آئیں میں اس کو کروں گا۔ جی۔

مولانا مفتی فضل غفور: ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: جی جی، عنایت خان۔

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)} جناب سپیکر! اس میں تو ایجوکیشن کے آفیسر سے انکوائری کرا دیں، کروائیں، اگر اس میں زیادتی ہوئی ہے تو اس کو جواب دیں۔

جناب سپیکر: آپ مجھے Written میں دے دیں۔ جی مفتی جانان صاحب، شاہ فرمان صاحب! میں نے کوئسچن اسلئے تھوڑا موٴخر کیا ہے تاکہ آپ کی تیاری برابر ہو، اس کے بعد کوئسچنز آور شروع کریں گے۔

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ محترم جناب سپیکر صاحب! مفتی صاحب خبره اوکړله، زه هم دغه حوالې سره جناب سپیکر صاحب! يوه مختصر خبره کول غواړم او هغه دا ده چې په دې ټول ملک کښې د فاټا دغه صوبې سره ضم کول او نه ضم کول، هغې ته حقوق ورکول او نه ورکول، دا يو لوئې جنګ دغه ملک کښې روان دے او جناب سپیکر! بار بار که مرکزی حکومت او که صوبائی حکومو تونه دی، که کومې پارټئ سره هغوی تعلق لری د هغوی دا آواز دے چې د فاټا خلقو ته د خپل حقوق

ملاؤ شی، فاټا کښې د تعلیم عام شی، د فاټا خلقو ته د روزګار ملاؤ شی، د هغوی نوجوانانو ته د روزګارمواقع ملاؤ شی خو جناب سپیکر صاحب! زه ډیر افسوس سره دا خبره کوم چې دا مخکښې، درې ورځې مخکښې جمعیت العلماء اسلام د فاټا نوجوانانو یو کنونش رااوغښتلو، هغه کنونشن پرامن کنونشن وو هغې کښې څه انتشار نه وو، هیڅ خبره ورکښې نه وه جناب سپیکر صاحب! جمعیت العلماء اسلام جمهوری پارټی ده، الحمد لله د دهشتګردئ خلاف چې کوم دغه ملک کښې جنګ شویدے، په هغې کښې جمعیت العلماء اسلام یو ناقابل فراموش کردار دے خو جمعیت العلماء اسلام چې کوم کنونشن راغوښتے وو جناب سپیکر! د پیښور انتظامیې خاصکر ډی سی صاحب هغې کسانو سره یو ډیر نازیبا، یو قابل مذمت حرکت ورسره ئے اوکړلو، هغوی جلسې ته ئے پرېښنبودلو او بیا جمعیت العلماء اسلام جلسه اوکړله خو جناب سپیکر صاحب! اوس هم زمونږ څو ملګری ګرفتار دی۔ زه ستاسو په وساطت باندې صوبائی حکومت ته دا درخواست کوم چې دا جمهوری پارټئ چې نن تاسو حکومت کښې یئ، سبا به بله پارټی حکومت کښې به وی، چې دا څه کوئ دا به سبا تاسو سره کیږی، سبا به دغه پارټئ سره کیږی، سبا به دغه جمهوری خلقو سره کیږی۔ زما به دغه صوبائی اسمبلئ په وساطت باندې هغې انتظامیې ته دا پیغام وی چې څومره د جمعیت العلماء اسلام کارکنان ګرفتار دی، هغوی د فوری طور باندې رها کړلې شی ګنی بیا به دغه اسمبلئ کښې به هم احتجاج وی، بهر به هم احتجاج کوؤ او فاټا اراکین به راځی مطلب دے هغوی به احتجاج کوی، زما به دا درخواست وی جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جناب شاہ فرمان خان۔

جناب شاہ فرمان (وزیر برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): جناب سپیکر! مفتی جانان صاحب نے جو بات کی کہ اگر پولیٹیکل ورکرز ہیں اور وہ Gathering کر رہے تھے تو ان کو کیوں Arrest کیا گیا؟ جناب سپیکر! ایک پالیسی ہوتی ہے، اگر کسی سپورٹس گراؤنڈ کے اوپر پاکستان تحریک انصاف نے جلسہ کیا ہو تو مفتی جانان صاحب بجا فرماتے ہیں لیکن اگر حکومتی پالیسی ہے جس طرح Political gathering ہم نشتر ہال میں بھی نہیں کرتے

اور سپورٹس گراؤنڈ کے اوپر بھی نہیں کرتے اور اگر عمران خان سڑک کے کنارے کسی عام ایریا میں کھڑے ہو کے جلسہ کر سکتے ہیں یا تو اگر پالیسی کے خلاف کوئی بات ہوئی تو بالکل حکومت جوابدہ ہے، حاضر ہے اور اگر یہ پالیسی موجود ہے کہ سپورٹس گراؤنڈ کے اوپر آپ Political gathering نہیں کر سکتے تو قانون کی Violation کس نے کی، حکومت نے کی یا کسی اور نے کی؟ وہ پالیسی بالکل واضح، کلیئر ہے، ہمیں افسوس ہے اور ہم یہ نہیں چاہتے کہ پولیٹیکل ورکرز Arrest ہوں اور اس کے اوپر بات بھی کی جا سکتی ہے لیکن میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ کہیں سے تو چیزیں آرڈر میں آنی ہیں، کہیں سے تو ہم نے قانون ماننا ہے، کہیں سے تو چیزیں ریگولیٹ کرنی ہیں، اس پالیسی کے اوپر سب سے پہلے پاکستان تحریک انصاف عمل پیرا ہے اور میں سمجھتا ہوں اگر میں غلط نہیں ہو رہا تو عنایت صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، جماعت اسلامی نے بھی ایک ریکویسٹ کی تھی اور جماعت اسلامی کو بھی ادھر اجازت نہیں ملی، ہمارے Allies ہیں، گورنمنٹ کا حصہ ہیں، تو میں بالکل مولانا صاحب کے ساتھ بیٹھ کے جو بھی بات ہے، ڈی سی کے ساتھ کر سکتے ہیں، بات بھی کریں گے، یہاں صرف یہ بات واضح کرنی ہے کہ یہ کوئی Political victimization نہیں ہے، جو بھی پالیسی، قانون، رولز کے خلاف جائے گا قانون حرکت میں آئے گا لیکن ہمیں اس کا افسوس ہے، میں مولانا صاحب کے ساتھ بیٹھ کر جو بھی یہ چاہتے ہیں مل کر کریں گے، بھائی چارے کے ساتھ کریں گے لیکن میں اس ہاؤس کو یہ بتانا چاہتا ہوں، ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں جس میں ساری پولیٹیکل پارٹیز ہیں کہ اگر حکومت کے اندر کوئی پارٹی ہے، پاکستان تحریک انصاف ہے، جماعت اسلامی ہے، اگر انہوں نے کسی چیز کی Violation کی ہے تو آپ کا حق بنتا ہے، اگر پاکستان تحریک انصاف اور جماعت اسلامی کو کسی جگہ جلسے کی اجازت نہیں ہے تو پھر آپ نے ہمارا ساتھ دینا ہے تاکہ قانون کی بالادستی ہو۔ شکریہ جناب سپیکر۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: 5218، نجمہ شاہین۔ میڈم نجمہ شاہین۔۔۔۔

(شور)

مفتی سید جانان: مو نږ به بیا کښنینو جی-----

جناب سپیکر: اوکے آپ بیٹھ جائیں، شاہ فرمان خان! ان کے ساتھ آپ بیٹھ جائیں، اوکے جی۔

* 5218 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیاوزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں شاہین سکاؤٹ کے نام پر طلباء سے فیس وصول کی جاتی ہے؛

(ب) اگر(الف) کا جواب اثبات میں ہو تو پرائمری سکولز کے طلباء کو سکاؤٹ کیوں نہیں کرایا جاتا، نیز جو فیس وصول کی جاتی ہے اس کی تفصیل ضلع وائز فراہم کی جائے؟

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئر نگ): (الف) جی ہاں۔

(ب) خیبر پختونخوا بوائے سکاؤٹس ایسوسی ایشن پاکستان بوائے سکاؤٹس ایسوسی ایشن کا صوبائی شاخ ہے۔ خیبر پختونخوا کے تمام اضلاع میں ضلعی سکاؤٹس ایسوسی ایشنز قائم ہیں جو سکاؤٹنگ میں بھرپور شرکت کر رہی ہیں۔ سکاؤٹنگ کو عمر کے حساب سے تین سیکشن میں تقسیم کیا گیا ہے، نمبر ایک شاہین سکاؤٹس، سیکشن نمبر دو بوائز سکاؤٹس، سیکشن نمبر تین روور (Rover) سکاؤٹس سیکشن۔ شاہین سکاؤٹس کی عمر 7 تا 11 سال ہوتی ہے جس کا تعلق عموماً پرائمری لیول سکولز سے ہوتا ہے۔ خیبر پختونخوا کے صوبائی سکاؤٹس ہیڈ کوارٹر ز ہر سال شاہین سکاؤٹس بچوں اور شاہین لیڈر (پرائمری اساتذہ) شاہین سکاؤٹس کیلئے مختلف قسم کے تربیتی اور دیگر مشاغل کا اہتمام کرتا ہے جس کی فوٹو کاپیاں منسلک ہیں۔ صوبائی سکاؤٹس ہیڈ کوارٹر ز ہر سال ایک بہترین سکاؤٹ کو گولڈ میڈل کیلئے منتخب کرتا ہے جو صدر پاکستان اپنے دست مبارک سے متعلقہ شاہین سکاؤٹ کو عطا کرتا ہے۔

نمبر شمار	نام ضلع	شاہین فنڈ کے تحت ہونے والی رقم کی ضلع وائز تفصیل
1	پشاور	156201
2	نوشہرہ	15501
3	چارسدہ	76914
4	مردان	295120

142010	صوابی	5
57120	کوہاٹ	6
37183	ہنگو	7
101700	کرک	8
109227	بنوں	9
49837	لکی مروت	10
64905	ڈی آئی خان	11
40972	ٹانک	12
57120	ایبٹ آباد	13
52101	ہری پور	14
10110	مانسہرہ	15
91230	بٹگرام	16
71421	تورغر	17
33019	سوات	18
31121	بونیر	19
29102	دیرلوئر	20
30000	دیراپر	21
65780	ملاکنڈ	22
10492	چترال	23
11598	شانگلہ	24

10412	کوہستان	25

محترمہ نجمہ شاہین: شکریہ سپیکر صاحب۔ سب سے پہلے تو یہ کہ یہ اس دن بھی ایجنڈے میں تھے کوئسچنز اور منسٹر صاحب نہیں تھے اور آج پھر یہ دوبارہ ایجنڈے پہ کوئسچنز آئے ہیں تمام ایجوکیشن سے Related تو وہ آج بھی موجود نہیں ہیں تو ان کے جوابات کون دے گا؟

جناب سپیکر: شاہ فرمان صاحب دیں گے، آج وہ جو ایجوکیشن کے جوابات دیں گے۔ جی آپ اپنی بات کریں، وہ Response آئے گا۔

محترمہ نجمہ شاہین: اچھا جی، یہاں میں نے یہ کوئسچن کیا ہے، صوبہ بھر میں شاہین سکاؤٹس کے نام پر طلبہ سے فیس وصول کی جاتی ہے، تو اس کی ڈیٹیل بھی مجھے بتائی گئی ہے اور یہ بھی کہ ہاں فیس وصول کی جاتی ہے گورنمنٹ سکولوں میں لیکن یہ سکاؤٹس ایسوسی ایشن کہاں قائم ہے؟ کیونکہ آج تک میں نے اپنے ضلع میں تو یہ نہیں دیکھا کہ وہاں سے کوئی سکاؤٹ بچوں کیلئے کوئی تربیتی انتظام یا اہتمام کیا گیا ہو اور یہ جو ڈیٹیل بتائی گئی ہے، میں باقی چند ممبران سے بھی پوچھنا چاہوں گی کہ یہ کیا ان کے علاقوں میں یہ فیس وصول کرنے کے باوجود کہیں پہ یہ ٹریننگ دی جاتی ہے کہ نہیں؟

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ نے کافی تفصیل سے جواب دیا ہے اور ڈیٹیل بھی ہے اس کے اندر، پرائمری سکول کے جو شاہین سکاؤٹس ہیں یا جو ہائی سکول کے ہیں جو ڈسٹرکٹ سکول کی جو باڈیز ہیں، وہ بالکل انہوں نے کلیئر کٹ لکھا ہوا ہے، جو باقی تفصیل ہے شاہین فنڈ کے تحت وصول ہونے والی رقم کے ضلع وائز تفصیل، وہ بھی شامل ہے۔ تو مجھے تو جواب کے اندر کوئی ایسی چیز نظر نہیں آرہی جس میں میڈم کو کوئی کنفیوژن ہو، اگر کوئی ایسی بات ہے جس کے اوپر ان کو شک ہے اور Verify کرنا چاہتی ہیں تو یہ پھر ڈیپارٹمنٹ سے ہم پوچھ لیتے ہیں لیکن جو میں جواب دیکھ رہا ہوں وہ کافی تفصیل کے ساتھ ہے مفصل جواب ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ

اگراس میں آپ سمجھتی ہیں کہ کوئی جواب کے اندر غلطی ہے یا غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے تو پھر تو ٹھیک ہے، اگر ایسا نہیں ہے تو میڈم بتادیں، میرے خیال میں کہ اس سوال کا جواب تو بالکل تفصیل سے دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی میڈم!

محترم نجمہ شاہین: میں ان کے جواب سے متفق نہیں ہوں کیونکہ یہ والدین کو یہی شکایت تھی کہ یہاں سے فیسیں ماہانہ وصول کی جارہی ہیں بچوں سے لیکن ابھی تک وہاں پہ ان کو کوئی یہ جو ٹریننگ یا تربیتی پروگرام ہے، وہ نہیں دیا گیا، تو یہاں پہ تو انہوں نے لکھا ہوا ہے کہ صوبائی سکاؤٹس کو جناب صدر پاکستان اپنے دست مبارک سے وہ گولڈ میڈل دیتے ہیں تو پورے صوبے میں میں نے تو نہیں دیکھا۔

جناب سپیکر: جی شاہ فرمان۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: تو میڈم! جو وہ گولڈ میڈل صدر پاکستان دیتے ہیں تو سارے سکاؤٹس کو تو نہیں دینگے ایک بندے کو دینگے، جہاں تک باڈیز کی بات ہے، اگر آپ کو ان پر اعتراض ہے، آپ اپنے ضلع میں یہ چیک کر سکتی ہیں اور اگر آپ کو وہ اعتراض ہے کہ یہ غلط ہے تو آپ دوبارہ سوال بھی لاسکتی ہیں، آپ توجہ دلاؤ نوٹس بھی لا سکتی ہیں، آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بھی بات کر سکتی ہیں کہ جو جواب آپ کو ملا تھا وہ غلط تھا لیکن جہاں تک سوال کا تعلق ہے، اس کا مفصل جواب یہاں پر موجود ہے، اگر اس میں کوئی غلط بیانی ہے تو آپ اپنے طور پر Verify کر کے بتاسکتی ہیں۔

جناب سپیکر: اس طرح ہے کہ ڈیپارٹمنٹ اس کو Proper، میڈم! ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ آپ کی ایک بریفنگ کر دینگے، ٹھیک ہے؟

محترمہ نجمہ شاہین: جی۔

جناب سپیکر: میڈم کو ڈیپارٹمنٹ اس پہ ایک بریفنگ دیدے، اگر اس کی تسلی نہیں ہوئی تو پھر سے یہ کوئسچن لا سکتی ہیں۔ نیکسٹ۔۔۔۔۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جب بھی آپ چاہیں تو آپ کو ہم ڈیٹیل بتادینگے اور آپ ان سے سوالات کر سکتی ہیں، مطمئن نہ ہوئیں تو ان شاءاللہ اس کے اوپر بات کرینگے۔

محترمہ نجمہ شاہین: اوکے، تھینک یو۔

جناب سپیکر: کوسچن نمبر 5219، محترمہ نجمہ شاہین۔

* 5219 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیاوزیرابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف): آیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم میں این ٹی ایس کے ذریعے نئی بھرتیاں کی جارہی ہیں؛

(ب): اگر (الف) کاجواب اثبات میں ہو تو کیا محکمہ تعلیم نے اس پر نظر رکھی ہوئی ہے کہ این ٹی ایس والے ان امیدواروں سے ان کے اپنے ہی مضامین میں سوالات پوچھتے ہیں، نیز محکمہ تعلیم والے میرٹ بناتے وقت کس کس چیز کو مدنظر رکھتے ہیں، تفصیلات فراہم کی جائیں؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم) (جواب وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) محکمہ تعلیم میں اساتذہ کی بھرتی میں انٹرویو کے دوران کوئی سوالات نہیں پوچھتے کیونکہ انٹرویو کے دوران صرف دستاویزات چیک کئے جاتے ہیں تاکہ جو فارم امیدوار نے بھر کر فراہم کیا ہے، اس کی تصدیق ہو سکے، نیز محکمہ تعلیم والے میرٹ بناتے وقت میٹرک سے لے کر اعلیٰ و پروفیشنل تعلیم اور این ٹی ایس سکور کو مدنظر رکھتے ہیں۔

محترمہ نجمہ شاہین: یہاں میں نے این ٹی ایس کے بارے میں پوچھا ہے کہ ان سے کس قسم، مضامین کے سوالات پوچھے جاتے ہیں یا میرٹ بناتے وقت، لیکن انہوں نے تو بالکل اس کے برعکس جواب دیا ہے۔ اول تو انہوں نے یہ کہا ہے کہ سوالات پوچھے ہی نہیں جاتے، تو یہ کس اس پہ ان کو بھرتی کیا جاتا ہے؟ این ٹی ایس کے سکور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی شاہ فرمان خان۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

مولانا مفتی فضل غفور: سپلیمنٹری، جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی، مفتی صاحب! سپلیمنٹری۔

مولانا مفتی فضل غفور: سپیکر صاحب! زه به ستاسو په وساطت سره دوئ نه دا پښتنه هم اوکړم چې این ټی ایس دوران کښې چې کوم تاسو دا Invigilator staff لګوئ نو د دې د پاره څه Criteria تاسو مقرر کړې ده؟ ځکه چې بونير کښې د دې سره ډير زيات Irregularities شوی دی او هلته پکښې باقاعده هغوی د خپلې مرضئ خلق دا د ننه د این ټی ایس ټیسټ په دوران کښې لګوی او هغوی پکښې خپل من پسند خلقو ته چې کوم دے نو په دې حواله باندې سپورټ ورکوی جی۔

محترمہ عظمیٰ خان: سپلیمنٹری سر۔

جناب سپیکر: یہ فریش کوسچن بنتا ہے، سپلیمنٹری نہیں بنتا، آپ کا سپلیمنٹری نہیں بنتا۔

محترمہ عظمیٰ خان: سر! میرا یہ Relevant ہے۔

جناب سپیکر: جی جی، یہ سپلیمنٹری نہیں بنتا، آپ فریش کوسچن لے کر آئیں۔ جی عظمیٰ! سپلیمنٹری، پلیز۔

محترمہ عظمیٰ خان: سپیکر صاحب! اس میں Mentioned ہے کہ یونین کونسل میں Appoint کیا جاتا ہے پھر یونین کونسل کے اندر بھی سکولز ہوتے ہیں وہاں کیا Criteria adopt کیا جاتا ہے کہ جو قریبی سکول ہے کونسے ٹیچر کو کہاں؟ کیونکہ ہمارے پاس ایسے کیسز آئے ہیں جس میں آپ Political interference ہی کہہ سکتے ہیں I have a case at this time on my table کہ وہ Already وہاں گھر کے قریب سکول میں Appoint تھی لیکن Political influence یا کچھ کہہ سکتے ہیں، اس کے Through ان کو ہٹا کے اپنے گھر کے قریبی سکول سے دوسری فیمیل کو لائے ہیں اور اسے گھر سے دور سکول میں Appoint کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: میڈم! یہ کوئسچن دوسرا ہے، یہ نہیں بنتا ہے اس کے ساتھ۔ شاہ فرمان خان! آپ Straight اس کا جواب دیں۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر! ایک تو میں مفتی صاحب کی بات کا جواب اسلئے دینا چاہتا ہوں کہ اس کے باوجود کہ یہ ایک نیا سوال ہے لیکن میں اس کو نیا سوال نہیں سمجھتا، میں اس کو ایک نیا الزام سمجھتا ہوں، اسلئے کہ انہوں نے ایک پراسیس کے اوپر اس سے پہلے جو ٹیچرز بھرتی ہوا کرتے تھے جس کے اندر ایم پی ایز کا کوٹہ ہوتا تھا، جس کے اندر عدالتوں کے اندر مقدمے چل رہے ہیں، جس کے اندر نالائق ترین لوگوں کو سفارش کے اوپر بھرتی کیا گیا اور اپنی پارٹی کے ورکرز کو نوازا گیا، آج اگر این ٹی ایس کے اوپر اعتراض ہے، میں مفتی صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس سے ایک اور بہتر طریقہ بتایا جائے اگر آپ این ٹی ایس سے مطمئن نہیں ہیں تو آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ بجائے اس کے آپ اس طریقے سے ٹیچرز کو Appoint کریں، ہم بالکل ماننے کو تیار ہیں لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ پارٹی ورکرز کو At random ایم پی ایز کوٹہ دیں، تو میں تو اس کو نیا سوال نہیں سمجھتا، نیا الزام سمجھتا ہوں جہاں تک میڈم کا سوال ہے۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: جی شاہ فرمان خان۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! اس سلسلے میں، میں یہ کہتا ہوں کہ آپ کہہ رہے ہیں کہ کوئی اور طریقہ بتا دیں، میں طریقہ اور آپ کو یہ بتا رہا ہوں کہ میرٹ پہ جیسے ٹیچنگ اسسٹنٹس آپ لوگوں نے بھرتی کئے تھے میٹرک سے لیکر ایم اے تک اور یہ جو انٹرویو کے نمبرز ہیں، یہ ہٹا دیں تاکہ بالکل کلیئر ہو جائے کہ میٹرک سے لیکر ایم اے تک جو میرٹ لسٹ لگا دیں، اس پہ پھر میرے خیال میں کسی کو اعتراض نہیں ہوگا، این ٹی ایس میں آج کل شاہ فرمان خان! بہت سے اعتراضات آرہے ہیں، ایک تو یہ ہے کہ بچے جو این ٹی ایس ٹیسٹ دے رہے ہیں ان پہ جو بوجھ ہے پیسوں کا، اب تو انہوں نے علیحدہ علیحدہ کر دیا گیا کہ ہر سبجیکٹ کیلئے ہر پی ٹی سی کیلئے، سی ٹی کیلئے آپ

نے علیحدہ علیحدہ فیس جمع کرنی ہے، اگر یہ پیسے لوگوں کے بچائے جائیں اور یہ صرف میرٹ پہ اگر آپ کر دیں تو میرے خیال میں یہ بہتر ہو گا۔

جناب سپیکر: جی شاہ فرمان خان۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: منور صاحب! آپ کے قیمتی مشورے کا بہت بہت شکریہ، آپ کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ انٹرویو کے نمبرز ہیں ہی نہیں، دو سو مارکس ہیں، اس میں سے سو مارکس میٹرک فرسٹ ڈویژن یا سیکنڈ ڈویژن، ایف اے/ایف ایس سی فرسٹ ڈویژن یا سیکنڈ ڈویژن، بی اے/بی ایس سی فرسٹ ڈویژن یا سیکنڈ ڈویژن، ایم اے/ایم ایس سی فرسٹ ڈویژن یا سیکنڈ ڈویژن، Curriculum کے اپنے مارکس ہیں سو، سو مارکس ہیں این ٹی ایس کے، جناب سپیکر! کیا ہو جاتا؟ اثر یہ ہوتا ہے کہ یہ بیچ میں آ جاتا ہے کہ کسی کے Curriculum کے اندر زیادہ مارکس ہیں اور این ٹی ایس میں کسی کے دو چار مارکس زیادہ آ جاتے ہیں، جب آپ Curriculum اور این ٹی ایس کے مارکس کو Add کرتے ہو تو وہ میرٹ بنتا ہے، تو جو منور خان صاحب نے بات بتائی اس کے اندر ففٹی پرسنٹ میرٹ ہے اور ففٹی پرسنٹ این ٹی ایس کے نمبرز ہیں، کوئی انٹرویو کے نمبرز نہیں ہیں کوئی Discretion نہیں ہے، اکثر شکایت آ جاتی ہے کہ میرے اس بندے سے نمبر زیادہ تھے، این ٹی ایس کے اندر لیکن وہ Curriculum کے اندر وہ فرق پڑ جاتا ہے لیکن اگر کوئی ایسا کیس ہے تو حکومت جوابدہ ہے یہاں پر، وہ کیسے؟ آپ بالکل لائیں اور اگر اس کی Rectification ہو لیکن میں جناب سپیکر! صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت نے کوشش کی ہے کہ ہر طرح سے میرٹ اور Transparency کو Ensure کیا جائے۔ جناب سپیکر! کیا کیا جائے؟ صرف اگر آپ Curriculum کے اور اس کے مارکس لکھ دیں، ایجوکیشن اور کوالیفیکیشن کے، آپ اس کو میرٹ بنا دیں تو بہت سارے لوگ ہمارے جعلی ڈگریوں کے اوپر Disqualify ہو گئے ہیں تو پھر ہر ٹیچر کی ڈگری کون چیلنج کرے گا کہ یہ جعلی ہے کہ صحیح ہے؟ لہٰذا این ٹی ایس آپ کے نالج کی Verification ہے اور آپ کا جو اکیڈیمک ریکارڈ ہے، وہ آپ کے میرٹ کا حصہ ہے

لیکن اگر اس کے کوئی Improvement کے چانسز ہیں تو ہم اپنے بھائیوں کی Suggestions کے منتظر ہیں، وہ ہمیں بتادیں۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، میڈم! پلیز ٹائم کا بھی خیال کریں کیونکہ ایک گھنٹہ ٹائم ہے تاکہ ٹائم میں آپ کے کوئسچنز ہوں۔

محترمہ عظمیٰ خان: جہاں بھی خلاف ورزی ہوئی ہے تو اس کا ایک منہ بولتا ثبوت میرے پاس ہے اور اسی کی Basis پہ یہ کوئسچن کیا گیا ہے، یہ دیکھیں یہ Application بھی ہے کیونکہ این ٹی ایس کے امتحان کے پاس ہونے کے بعد اساتذہ کو اسی U/C میں رکھا جاتا ہے، دوسری U/C ٹرانسفر کرکے At random قانون کی خلاف ورزی کیوں کی گئی ہے؟ صرف یہ پوچھنا چاہوں گی، یہ میرے پاس ہے یہ لیٹر۔

جناب سپیکر: جی جی۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: بالکل میڈم، آپ کے پاس اگر ایسی کوئی چیز ہے، آپ بالکل مجھے دے دیجئے اور ڈیپارٹمنٹ سے بھی میں بات کرتا ہوں، Concerned Officer سے بھی میں پوچھتا ہوں، آپ کو بھی جواب مل جائے گا اور ان شاءاللہ انصاف بھی مل جائے گا۔ ہم آپ کے مشکور ہیں، اگر آپ کے پاس کوئی ایسا کیس ہے اور مجھے یہ بھی خوشی ہے جناب سپیکر! کہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے اندر آج اگر ایک کیس اٹھایا جاتا ہے تو مجھے خوشی ہے کہ حکومت کی کارکردگی پر اگر کہیں ڈھونڈ ڈھونڈ کر اگر کوئی ایسا کیس ہے تو ہم اس کیلئے بھی تیار ہیں لیکن ماشاءاللہ Transparency آپ کے سامنے ہے، آپ میڈم دے دیں، میں فلور آف دی ہاؤس پہ آپ سے کمٹمنٹ کرتا ہوں، غلطی ہوئی ہے تو ان شاءاللہ اس کو Rectify کرتے ہیں، آپ یہ مجھے دے دیں۔

محترمہ عظمیٰ خان: میں ابھی یہ آپ کو دے دیتی ہوں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، نیکسٹ 5220، میڈم نجمہ شاہین پلیز۔

* 5220 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کوہاٹ کے مختلف سکولوں میں کلاس فور اور ڈرائیور بھرتی کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو تمام بھرتی شدہ افراد کے نام، شناختی کارڈ، اخباری اشتہار اور ڈومیسائل بمعہ لسٹ فراہم کیا جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم) (جواب وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) ضلع کوہاٹ کے مختلف سکولوں/دفاتر میں بھرتی ہونے والے کلاس فور اور ڈرائیورز کے نام، شناختی کارڈ، اخباری اشتہار اور ڈومیسائل بمعہ لسٹ کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

محترمہ نجمہ شاہین: یہاں پہ میں نے کلاس فور اور ڈرائیورز کی بھرتیوں کے بارے میں کوئسچن کیا تھا اور ان کے شناختی کارڈز، ڈومیسائل وغیرہ، وہ تو انہوں نے مجھے فراہم کیے ہیں لیکن صرف کہنا یہ چاہوں گی کہ جب میں نے یہ کوئسچن کیا تھا، یہ ایک سال پہلے کیا تھا، اس وقت یہ تمام بھرتیاں Illegal کی گئی تھیں اور دو ڈھائی لاکھ روپے میں یہ ایک ایک سیٹ جو تھی تو وہ دی گئی تھی یہ کلاس فور کی، جو بھی ڈی ای او تھا ہمارے کوہاٹ کا، وہ رنگے ہاتھوں پکڑا گیا تھا کرپشن کے کیس میں، اس پہ کیس بھی چلا اور وہ اندر بھی ہوا، اس کے باوجود اس کو ترقی دیکر ڈائریکٹر بنا دیا گیا، صرف پوچھنا چاہوں گی کہ یہ کرپشن کو ختم کرنے کیلئے آپ لوگوں کی آواز ہے تو یہ کرپشن کے ایک نمائندے کو یا بندے کو کیوں دوبارہ ترقی دی گئی؟

جناب سپیکر: جی، شاہ فرمان خان۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر! ہم تو منتظر رہتے ہیں، انتظار کرتے رہتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ میڈم نے جو بات کی ہے، اگر ایسا ہے تو یہ پاکستان تحریک انصاف اور Allies کی حکومت کی یہ مدد کر رہی ہے اور ٹرانسپیرنسی اور کرپشن فری معاشرہ یہ ہمارا منشور ہے۔ جو بات میڈم نے کی ہے، میڈم کے پاس اس کے ثبوت موجود ہیں، میں اس سیشن کے بعد کنسرنڈ آفیسر سے، میڈم سے میں وہ ریکارڈ لے لوں گا، اگر ہے تو سہی، تو ان شاءاللہ بالکل ایکشن لیا جائیگا اور اس ہاؤس کو بھی بتایا جائیگا۔ اگر ایسا نہیں ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس طرح کی Criticism، میں جناب سپیکر! آپ کے توسط سے میڈم سے ایک سوال پوچھتا ہوں کہ کیا وہ یہ بتا سکتی ہیں کہ

اتنے ثبوت کے باوجود اتنیGross Violation کے باوجود ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ، سی ایم کمپلینٹ سیل، چیف منسٹر صاحب، چیف سیکرٹری صاحب کس کے پاس یہ گئی ہیں؟ اسمبلی میں انہوں نے سوال اٹھایا ہے ان کا حق ہے لیکن اگر اتنیGross Violation ہوئی ہے تو میڈم یہ بھی بتائیں کہ میں فلاں کے پاس گئی تھی، میں نے یہ بات کی تھی، اگر آپ کو یہ پتہ چل ہی گیا تھا اور کوئی غلطی ہوئی ہے، جو میں سمجھتا ہوں جب تک ثبوت نہ آئے تو اس کے اوپر نہ میں کمنٹ کرتا ہوں، نہ ایگری کرتا ہوں لیکن اگر آپ مجاز اتھارٹی کے پاس نہیں گئی ہیں تو پھر اس کا ہم کیا جواب دیں کہ آپ اسمبلی میں سوال کر کے پھر آپ اس کے اوپر یہ کمنٹ کر جائیں کہ یہ پیسے لیے گئے ہیں۔ پہلا Step یہ ہوتا ہے کہ آپ ایم پی ایز ہیں، آپ اس ہاؤس کے آنریبل ممبرز ہیں، آپ کو یہ حق پہنچتا ہے، یہاں سارے آفیسرز بیٹھے ہوئے ہیں، یہاں حکومت بیٹھی ہوئی ہے، ایجوکیشن منسٹر بیٹھا ہوتا ہے، تو اگر مجھے فلور آف دی ہاؤس میڈم بتادیں تو آسانی ہو جائیگی کہ یہ کس مجاز اتھارٹی کے پاس گئی ہیں یہ Violation بتائی؟ اگر انہوں نے کسی کو بتائی ہے، اور اس کے ساتھ میں ان سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ تفصیل اور وہ ثبوت دے دیں، ان شاءاللہ ایکشن اس کے سامنے ہو گا۔

جناب سپیکر: جی میڈم!

محترمہ نجمہ شاہین: یہ اسمبلی کا جو فلور ہے یا یہ ایک فورم ہے، یہ ہمارے لیے سب سے بڑا فورم ہے، سب سے پہلے تو ہم نے یہی پر آواز اٹھائی ہے، اور یہ جب میں نے کہا ہے کہ جس وقت میں نے کوسچن کیا ہے، یہ اس وقت کا جب یہ واقعہ ہوا تھا لیکن ابھی مجھے پتہ چلا ہے کہ اس کو ڈائریکٹر بنا دیا گیا ہے تو میں پوچھنا تو یہی چاہو نگی کہ کس اس کے تحت انہوں نے یہ کام کیا ہے، کیا ڈیپارٹمنٹ اور جو منسٹر ہے یا جو یہ موجودہ حکومت ہے، یہی پوچھنا میں چاہ رہی ہوں کہ کرپشن کو ختم کرنے کی آواز لگائی جا رہی ہے تو پھر یہ کیوں ایسا ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر: جی۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: دیکھیں میڈم! یہ آپ کہہ رہی ہیں نا، میں تو آپ سے پوچھ رہا ہوں کہ گورنمنٹ کے اندر ٹرانسپیرنسی اور انٹی کرپشن کے ادارے ہیں، مجاز اتھارٹیز ہیں، اگر آپ کسی کے پاس گئی نہیں ہیں اور آپ

نے فلور کے اوپر یہ سوال کیااور آپ گورنمنٹ کو ملزم ڈکلیئر کر رہی ہیں، تو یہ Fair نہیں ہے، آپ نے جانا تھا کسی کے پاس اور پھر یہ بتانا تھا کہ یہ ثبوت ہے، یہ ایکشن لیا جائے۔اس کے علاوہ آپ یہ سمجھتی ہیں کہ کسی کو ترقی نہیں دینی چاہیئے، (مداخلت) میں یہ کہہ رہا ہوں کہ سوال بالکل کریں، سوال بالکل کریں، میں یہ سمجھتا ہوں۔۔۔۔۔

مولانا مفتی فضل غفور: اس کو اگر آپ سٹینڈنگ کمیٹی بھجوائیں گے، میرے خیال میں منسٹر صاحب بھی ایگری ہوں گے اس سے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: نہیں، سوال ایک سال پہلے ہوا تھا، میں یہ کہہ دوں کہ کیا اس ہاؤس کے ہر ممبر کی یہ ذمہ داری نہیں بنتی کہ وہ کنسرنڈ آفیسر کو بتادیں کہ یہ غلط ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان! ابھی Exact بتادیں، آپ نے اس کو کہہ دیا ہے کہ آپ۔۔۔۔۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: وہ میں نے بتادیا ہے جو ان کے پاس ثبوت ہیں، Honestly اسکے اوپر ایکشن لیا جائیگا۔ میں ویسے سارے ہاؤس کو، سارے ممبران کو یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ کوئی غلط چیز اس کو نظر آجائے تو جا کر دیکھیں، ان کا کیس اور Strong ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی جی، میڈم۔

محترمہ عظمیٰ خان: اس کو کمیٹی بھیجا جائے باقاعدہ طور پر۔

جناب سپیکر: سٹینڈنگ کمیٹی۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: نہیں، نہیں یار! میں مطمئن نہیں ہوں، مفروضے کے اوپر بات نہیں ہوتی، آپ گورنمنٹ کی Help کرنا چاہتے ہو کہ گورنمنٹ کو Malign کرنا چاہتے ہو، آپ کسی اتھارٹی کے پاس گئے نہیں ہو، آپ سیکرٹری ایجوکیشن کے پاس گئے نہیں ہو، آپ منسٹر ایجوکیشن کے پاس گئے نہیں ہو۔

جناب سپیکر: میں ہاؤس کے سامنے Put کرتا ہوں، ہاؤس سے پوچھتا ہوں کہ وہ سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیجتے ہیں یا نہیں بھیجتے؟

Is it the desire of the House that the Question, asked by honorable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say ‘Yes’.
Members: Yes.
Mr. Speaker: Those who are against it may say ‘No’.
Members: No.
Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Question, sorry, defeated, defeated. Next Question No. 5224, Aurangzeb Nolohta, lapsed. 5225, Uzma Khan.

محترمہ عظمیٰ خان: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔جناب سپیکر! جو منسٹر صاحب جواب دے رہے ہیں، ان کی حاضر جوابی اور سٹڈی اپنی جگہ لیکن اگر کنسرنڈ منسٹر ہوتے کچھ ایشوز ان کو Personally یاد ہوتے ہیں، انکی اپنی Memory سے بھی شاید۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: توآپ کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے کوئسچن کو۔۔۔۔۔

محترمہ عظمیٰ خان: سر! یہ کیس جو ابھی ہوا ہے، شاید یہ منسٹر کی نظر سے گزر چکا ہوگا اور عاطف صاحب کو بخوبی پتہ ہوگا کہ کون کرپشن میں پکڑا گیا تھا ایجوکیشن میں اور کس کو پرموشن ملی۔

جناب سپیکر: چلو، اس کو ہم دوسرے دن لگا لیتے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ خان: سر! اگر منسٹر صاحب یہی Behavior کرینگے، اسے کمیٹی کو نہیں ریفر کرینگے تو میں یہی گزارش کرونگی کہ اس کو ڈیفر کریں کیونکہ Matter serious ہے۔

جناب سپیکر: ڈیفر کریں؟ Deferred, deferred۔

محترمہ عظمیٰ خان: یہاں 1990 میں Appoint کلاس فور کی بات ہے۔

جناب سپیکر: 5226، محترمہ نجمہ شاہین صاحبہ۔

* 5226 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) ضلع کوہاٹ میں اساتذہ کے تبادلے ہوئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو موجودہ حکومت میں کتنے اساتذہ کرام کے تبادلے ہوئے ہیں تفصیل فراہم کی جائے نیز جن اساتذہ کرام کے تبادلہ نہیں ہوئے ہیں، وہ کتنے عرصے سے ان سکولوں میں تعینات ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم) (جواب وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے پڑھا):

(الف) ہاں۔

(ب) ضلع کوہاٹ میں جن اساتذہ کے تبادلے ہوئے ہیں، ان کی تفصیل ہے جو ایوان کو فراہم کی گئی ہے اس کے علاوہ جن اساتذہ کے تبادلے نہیں ہوئے، انہوں نے تبادلے کے لیے درخواست نہیں دی یا پھر وہ پالیسی کے مطابق نہیں ہوئے۔

محترمہ نجمہ شاہین: یہ میں نے تبادلوں کے بارے میں یہ کوسچن کیا تھا، یہاں مفتی صاحب پہلے بھی بیان کر چکے ہیں، ہمارے علاقے میں بھی یہ جو تبادلے ہو رہے ہیں، سب سیاسی بنیادوں پر اب ہو رہے ہیں تو اس کی ڈیٹیل میں میں زیادہ نہیں جانا چاہتی کیونکہ یہ اس سے پہلے بیان کر چکے ہیں، بلکہ یہ میں کہونگی کہ یہ کوسچن ڈائریکٹ کمیٹی کو حوالے کر دیں۔

Mr. Speaker; Ji.Shah Farman Khan! Quick,Yes or No.

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: میڈم اس کو کمیٹی میں لے جانا چاہتی ہیں، .No

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question, asked by the honorable Member, may be referred? Ji, Maulana Sahib, Maulana Lutf-ur-Rehman Sahib.

مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): شکریہ جناب سپیکر! مجھے حیرانگی ہو رہی ہے سپیکر صاحب! ذرا آپ ہاؤس کو اور شاہ فرمان صاحب کو اتنا تو بتا دیں کہ آخر یہ کمیٹیاں جو بنائی گئی ہیں، یہ Help کیلئے بنائی گئی ہیں یا اس کی مخالفت کیلئے بنائی ہیں، کمیٹی کا مقصد کیا ہے؟ اگر کوسچن آتا ہے اور Satisfaction نہیں ہوتی کسی ممبر کی، اور اگر وہ چاہتا ہے کہ وہ کمیٹی کے پاس جائے تو یہ ہاؤس کو سپورٹ کرنے کی بات ہے یا ہاؤس اس کی مخالفت کرنے کی بات ہے یا حکومت کی مخالفت میں اس کمیٹی نے بیٹھنا ہے اور انہوں نے Decisions لینے ہیں یا اس کے حق

میں کرنا ہے؟ آپ صرف ان کو یہ بات بتادیں کہ آخر یہ کمیٹیاں کس لئے بنائی گئی ہیں کہ جس میں صوبائی اسمبلی کے ممبران بیٹھتے ہیں اور اس پر اگر ڈسکشن ہوتی ہے تو اگر ایک ممبر یا اس کا حلقہ، اس کے جو حقوق ہیں، اگر اس سے وہ مطمئن ہوتے ہیں تو اس کو کونسی تکلیف ہے جس پر حکومت جو ہے وہ پھر "نو" کر کے اور اس کی مخالفت کرنے کی کوشش کرے؟ ہمیں یہ تو بتادیا جائے کہ کمیٹی میں جانے میں آخر مسئلہ کیا ہے، اگر کسی چیز کی ڈیٹیل میں ڈسکشن ہو سکتی ہے اور کمیٹی اس کا فیصلہ کر سکتی ہے تو اس میں نقصان کونسا ہے کہ وہ اس طرح Behave کر رہے ہیں؟ جیسے اس پر کوئی ضد پر آنا ہے اور ہر صورت میں ہم نے اس کو Reject کرنا ہے، Behavior پر تھوڑا سا سوچنا چاہیئے جس انداز میں Reject کر رہے ہیں، وہ ایسے ہے جیسے کوئی دشمنی ہو۔ بھئی! آپ کے کولیگز ہیں، آپ کے ممبران ہیں، آپ کی اسمبلی میں آکر وہ محنت کرتے ہیں، کوشش کرتے ہیں اور وہ کوسچن لاتے ہیں تو یہ تو Help کیلئے، حکومت کی Help کیلئے، علاقے کی Help کیلئے، Help کیلئے، نقصان وہ تو نہیں ہے کہ آپ اس کوسچن کو کمیٹی میں لے کر جائیں۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر! اپوزیشن ډیر سیریس کوئسچنز کوی او۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: لیډر آف دی اپوزیشن، عنایت صاحب! هغه لیډر آف دی اپوزیشن خفا کیږی یار، جناب سپیکر! جب سوال ہم محسوس کریں کہ یہ مسئلے کے حل لئے ہے یا یہ ایک پوائنٹ اٹھایا گیا ہے اور اس سے فائدہ ہے، Efficiency میں، ایڈمنسٹریشن میں، گورنمنٹ کی پرفارمنس میں تو بالکل ٹھیک ہے، کمیٹی جانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ کمیٹی میں جب غیر ضروری سوالات جاتے ہیں تو اس کے اوپر خرچہ آتا ہے، جناب سپیکر! اگر ہم Irrelevant Questions بھیجیں اور اس کے اوپر کمیٹیز کی میٹنگز ہوں تو بحیثیت سپیکر آنریبل سپیکر کو یہ پتہ ہے کہ اس کے اوپر کتنا خرچ آتا جاتا ہے؟ لیکن (مداخلت) مجھے کمپلیٹ کرنے دیں، مجھے کمپلیٹ کرنے دیں، لیکن آپ جناب کرسی سے کھڑے

ہو کر سپیکر سے اجازت مانگ کر بات کریں، آپ بیٹھ کر کمنٹ نہ کریں، جناب سپیکر! میں لیڈر آف دی اپوزیشن کو جواب دینے لگا ہوں، اپنا پوائنٹ بتانے کے بعد میں لیڈر آف دی اپوزیشن کے احترام میں اس سوال کو کمیٹی میں بھیج رہا ہوں، میں ان کے احترام میں یہ سوال بھیج رہا ہوں کمیٹی میں لیکن میں نے اپنا پوائنٹ بتانا تھا کہ یا تو ایک سوال بھیجنے سے فائدہ ہو حکومت کو، اس کی ایڈمنسٹریشن Efficiency میں اور اس کے اوپر خرچہ بھی آتا ہے کمیٹی کی میٹنگز میں جناب سپیکر! آپ کو پتہ ہے اگر یہ ہے تو میں نہ سمجھتے ہوئے بھی، اگر یہ سوچ ہے تو میں بالکل لیڈر آف دی اپوزیشن کے احترام میں اس سوال کو Allow کرتا ہوں کہ وہ کمیٹی میں جائے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Is it the desire of the House that the Question, asked by the honorable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The Question is referred to the Committee concerned. Question No. 5227, Najma Shaheen.

* 5227 _ <u>محترمہ نجمہ شاہین:</u> کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبے میں اور بالخصوص ضلع کوہاٹ کے سکولوں میں اساتذہ کرام کی کمی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع کوہاٹ میں موجودہ اساتذہ کرام ایک چالیس کی نسبت سے ہیں، اگر نہیں تو کمی کی وجوہات بیان کی جائیں، نیز اس کمی کو پورا کرنے کیلئے محکمہ کی طرف سے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم) (جواب وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے پڑھا):</u>

(الف): جی ہاں۔

(ب) ضلع کوہاٹ کے زیادہ تر سکولوں میں اساتذہ کی تعداد ایک چالیس کی نسبت سے ہے لیکن جن سکولوں میں اساتذہ کی تعداد کم ہے تو محکمہ نے اساتذہ کی تعداد کو ایک چالیس کی نسبت کو پورا کرنے کیلئے این ٹی ایس کے ذریعے عنقریب اشتہار دیا جارہا ہے تاکہ خالی آسامیوں پر تعیناتیاں عمل میں لائی جاسکیں۔

محترمہ نجمہ شاہین: یہ کوئسچن میں نے کیا ہے جو کہ ایک چالیس کی نسبت جو ہے، ایک کلاس روم میں بچوں کی 'ون' ٹیچر کیلئے انہوں نے اول تو یہ مجھے جواب دیا ہے کہ ہم اس کمی کو پورا کرنے کیلئے، دو سال پہلے بھی یہی جواب تھا کہ اس کمی کو ہم پورا کرنے کیلئے اقدامات اٹھا رہے ہیں اور اساتذہ کی کمی ہے وغیرہ، وغیرہ، اشتہار دیئے جا رہے ہیں لیکن اس سے پہلے پچھلے دنوں اس میں منسٹر صاحب نے خود کھڑے ہو کر کہا کہ چالیس ہزار کے کچھ فگرز بتائے، اٹھائیس ہزار ٹیچرز ہم نے بھرتی کر لیے ہیں اور ابھی یہاں یہ جواب دیا جا رہا ہے کہ اس کیلئے آسامیاں خالی ہیں اور تعینات میں لائی جا رہی ہیں، کوئسچن میں نے یہ اٹھایا ہے آج چیف منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہیں، انہوں نے اپنی پہلی سپیچ میں یا دوسری میں یہ کہا تھا کہ ہم گورنمنٹ سکولوں کی حالت ایسی کریں گے کہ وہاں میں اپنے بچوں کو ایڈمٹ کرونگا، میں نے اپنی بچی کو گورنمنٹ سکول میں ایڈمیشن دلوایا ہے Class 8th سے لیکر وہ میٹرک میں پہنچ گئی ہے لیکن آج تک اس کا وہی رونا ہے جو کہ ہے، مطلب کلاس میں سوا ایک سو دس کی تعداد ہے اور اب وہ میٹرک میں ہے، وہ کہتی ہے کہ ٹیچر آتی ہے، ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ وہ کیا پڑھا رہی ہے؟ اس سال جو میٹرک کا رزلٹ آیا ہے وہ سب کے سامنے ہے پورے صوبے کا اور یہاں پر تعلیمی ایمرجنسی قائم کی گئی ہے، اب صرف یہی میں نے پوچھنا ہے کہ اس کو مطلب کب تک یہ جو ٹیچرز چالیس ہزار جو ہیں، فگر بتایا گیا ہے تو اس کو کہاں تعینات کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: شاہ فرمان صاحب! اس کو ڈیفر کر لیتے ہیں، اس کوئسچن کو۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: ایسا نہیں ہے جناب سپیکر، جناب سپیکر! پچھلے چار سال میں یہ ریکارڈ ہے کہ ہم نے میرٹ کے اوپر چالیس ہزار ٹیچرز بھرتی کئے ہیں اور یہ میں ہاؤس کو بتانا چاہتا ہوں اور یہ یہاں کے سارے سیٹزن کو بتانا چاہتا ہوں، پریس کو بتانا چاہتا ہوں گیسٹس کو بتانا چاہتا ہوں، میڈیا کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ پاکستان تحریک انصاف کی پہلی حکومت ہے اور اپوزیشن میں بیٹھے بھائیوں کی کتنی کتنی دفعہ حکومت آئی ہے تو کیا مزید جو پندرہ ہزار چاہئیں ہم ساتھ ساتھ Calculate بھی کرتے ہیں اور پندرہ ہزار مزید ہوں گے تو پچپن ہزار ٹیچرز کی کمی تھی اور یہاں پر حکومتیں سو رہی تھیں، Hundreds کے حساب سے Ghost Schools بنے ہیں، آج گورنمنٹ

سکولز سکول بن رہے ہیں، مجھے خوشی ہے کہ یہ اعتراض کر رہے ہیں، مجھے خوشی ہے کہ یہ سوال اٹھا رہے ہیں، یا تو جناب سپیکر! اگر یہ اساتذہ اس گورنمنٹ کے دوران کوئی اتنے سکول ہم نے بنائے ہیں کہ یہ کمی آئی ہے تو پھر تو ٹھیک ہے لیکن پاکستان تحریک انصاف اور ان کے Allies کی پہلی حکومت ہے اور اس پہلی حکومت میں چالیس ہزار ٹیچرز بھرتی ہوئے ہیں اور پندرہ ہزار مزید ہونے ہیں اور یہ پراسیس ٹرانسپیرنٹ ہے اور اس کا ریکارڈ موجود ہے، ہم کوئی جھوٹ بھی نہیں بول رہے ہیں، تو میں ان سب سے یہ سوال کرتا ہوں کہ کیا اس سے پہلے حکومتیں سو رہی تھیں؟ اگر ہم چالیس ہزار کہہ رہے ہیں اور غلط کہہ رہے ہیں تو ہر ممبر کو یہ حق ہے کہ یہ سوال اٹھائے کہ آپ جھوٹ بول رہے ہیں اور اگر ہم سچ بول رہے ہیں تو ان شاء اللہ پندرہ ہزار اور بھی ہوں گے لیکن پاکستان تحریک انصاف کی حکومت کے دوران ٹیچرز پورے ہوں گے ان شاء اللہ، لیکن میں سب سوال کرنے والوں سے یہ پوچھتا ہوں کہ ماضی میں ان کی ذمہ داریاں بھی تھیں، اختیار انہوں نے Enjoy کیا، ذمہ داریاں ہمارے لیے چھوڑ دیں۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی جی، نہیں آپ نے، آپ کیا کہتی ہیں جی؟

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر! ایک سپلیمنٹری ہے۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری، نہیں نہیں اس طرح چونکہ یہ میڈم سے پوچھتے ہیں، میڈم، میڈم پلیز، میڈم نجمہ شاہین! آپ کیا چاہتی ہیں؟

محترمہ نجمہ شاہین: جی سپلیمنٹری کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری، چلو سپلیمنٹری، سپلیمنٹری بات کریں۔

مولانا مفتی فضل غفور: سپیکر صاحب! زہ Explanation کوم جی، لہ Self explanation۔

جناب سپیکر: نہیں Explanation وہ نہیں بنتی، سپلیمنٹری پلیز۔

مولانا مفتی فضل غفور: یہ تو ہمارا Right بنتا ہے سپیکر صاحب، سپیکر صاحب! یہ تو Right بنتا ہے کہ ہم۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں وہ سپلیمنٹری آپ کو پتہ ہے رولز کے مطابق چلیں گے نا، مفتی صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: انہوں نے مخالفت کی ہے، تمام اپوزیشن کو ایک بات صرف کہتا ہوں ایک منٹ میں، ایک منٹ میں، ایک منٹ میں۔

جناب سپیکر: جی جی، چلو ایک منٹ

مولانا مفتی فضل غفور: جناب شاہ فرمان صاحب نے کہا جناب سپیکر! کہ پچھلی جو حکومتیں تھیں، ان کی بھی کچھ ذمہ داریاں تھیں، آج میں اس ذمہ دار سٹیٹ سے کہنا چاہتا ہوں کہ متحدہ مجلس عمل نے اپنے دور حکومت میں Forty five اساتذہ بھرتی کئے تھے اور حضرت جو الزام لگا رہے ہیں پچھلی حکومتوں پہ، ہم تو اس انتظار میں ہیں کہ کسی ایک بندے کو یہ پکڑیں گے، اس کو سزا دلوائیں گے، پتہ چلے گا کہ کس نے یہ کرپشن کی ہے یا غلط بھرتیاں کی ہیں؟ میں ان پینتالیس ہزار بھرتیوں کو اس فلور پہ چیلنج کرتا ہوں، اگر سنگل اس نے اس میں کسی ایسی بھرتی کا انکشاف کیا جس میں میرٹ اور انصاف کی Violation ہوئی ہو تو پھر جناب سپیکر! جو سزا ہو، ہم اس کیلئے تیار ہیں لیکن ویسے کیس کو نشانہ بنانا ہر سپیچ میں جناب سپیکر! یہ مناسب نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ستار صاحب پلیز، سپلیمنٹری، سپلیمنٹری۔

جناب عبدالستار خان: سر! بہت شکریہ۔ سر! ہمارے صوبے کے تعلیمی سکولوں کے لحاظ سے بڑا اہم سوال ہے اور یقیناً ہم ہر حلقے میں ٹیچر کی کمی کو Face کر رہے ہیں گزشتہ کئی سالوں سے، میرے بھائی نے کہا کہ ہم نے چالیس ہزار ٹیچرز بھرتی کے انٹری ٹیسٹ کے ذریعے اور یہ National Testing Service(NTS) سر ہم نے بہت بڑا اس کو ایک وہ بنایا ہوا ہے، حالانکہ جہاں سے میں تعلق رکھتا ہوں، مجھے جو اس پالیسی میں جو Flaws نظر آئے ہیں، مطلب ہے Impersonation کے کیسز بہت زیادہ ہیں، اس کو Cover کرنا چاہیئے، ایک، دوسری بات سر جو این ٹی ایس ٹیچرز ہیں، ہر حکومت نے اپنے اپنے دور میں سر مطلب یہ ہمارے ٹیچرز کی کمی کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے، غالباً اس حکومت نے بھی کوشش کی ہے، پندرہ ہزار اور کر رہے ہیں، ہم اس کو ویلکم کہتے ہیں لیکن جو ٹیچرز ہیں، این ٹی ایس پہ جو بھرتی ہوئے ہیں چالیس ہزار، ان کو ریگولر کرنے کی جو کمٹمنٹ تھی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری نہیں بنتا یہ-----

جناب عبدالستار خان: سر! انہوں نے ذکر کیا ہے اس میں، سوال کے اس میں سپلیمنٹری بنتا ہے کیونکہ این ٹی ایس کے ذریعے عنقریب اشتہار دیا جا رہا ہے تا کہ خالی آسامیوں کو پر کیا جائے۔ دوسرا سر! جو ان سکولوں کا جو Criteria لگایا ہے انہوں نے-----

جناب سپیکر: یہ نہیں، یہ سپلیمنٹری نہیں بنتا، یہ اس کے ساتھ Related نہیں ہے۔ اچھا میڈم! کیا آپ کی۔

محترمہ نجمہ شاہین: بس ٹھیک ہے، یہ جو کہہ رہے ہیں، چالیس ہزار کا فگر بار بار بتا رہے ہیں، ہم اس بات کو مانتے ہیں Appreciate کرتے ہیں اور یہ ہے کہ جو پندرہ ہزار اور کہہ رہے ہیں تو شاید اس کے بعد یہ کمی پوری ہو جائے کیونکہ ان کو اگر ریگولرائز کر دیا جائے اور باقاعدہ طور پہ اپوائنٹمنٹ دی جائے تو شاید یہ کمی پوری ہو جائے۔ ٹھیک ہے، میں اس سے بس Withdraw کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: Withdraw کرتی ہیں۔

محترمہ نجمہ شاہین: ہاں جی۔

Mr. Speaker: Question No. 5231, Sheeraz Sahib, lapsed. Question No 5235, Uzma Khan, ڈیفر کر دیں اس کو؟

محترمہ عظمیٰ خان: سر! میرے خیال سے اگر آپ سن لیتے ہیں اور منسٹر صاحب بھی شاید Agree ہو جائیں اس سے، یہ 1992ء میں کلاس فور اپوائنٹ ہوئے تھے جن کو پھر 2008 میں ریگولر کیا گیا تھا اور ان کی تنخواہوں سے-----

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ تھوڑا یہ کنسرنڈ منسٹر ہو گا تو زیادہ بہتر ہو گا، اس کو Defer کر لیتے ہیں۔

Ms: Uzma Khan: Thank you, thank you Sir, defer it.

Mr. Speaker: 5236, Jafar Shah, lapsed. 5237 Mufti Said Janan Sahib.

* 5237 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سرکاری سکولوں کی نصابی کتب صوبے میں چھپوائی جاتی ہیں؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ ہذا کی بجائے دیگر صوبوں میں چھپوائی کی جاتی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو سرکاری سکولوں کی نصابی کتب صوبہ ہذا کی بجائے دیگر صوبوں سے کیوں چھپوائی جاتی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) سرکاری سکولوں کی نصابی کتب کی چھپائی کسی صوبے یا علاقے کیلئے مخصوص نہیں ہے، کامیاب ٹینڈر دہندگان کا تعلق ملک کے کسی بھی صوبے یا علاقے سے ہو سکتا ہے۔

(ب) جیسا کہ (الف) میں وضاحت کی گئی ہے۔

(ج) خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ KPPRA رولز کے مطابق بذریعہ قومی اخبارات کتابوں کی چھپائی مشتہر کرتا ہے جس میں ملک بھر سے پرنٹنگ فرمز سے سربمہر ٹینڈر دہندگان سے کتابیں چھپوائی جاتی ہیں۔ چونکہ KPPRA رولز کے مطابق ملک بھر کے پرنٹنگ فرمز بشمول خیبر پختونخوا کے پرنٹنگ فرمز کو ٹینڈر میں شرکت کے یکساں مواقع میسر ہوتے ہیں، اس لئے دیگر صوبوں اور علاقوں کے پرنٹنگ فرمز بھی ٹینڈر مقابلے میں حصہ لیتے ہیں اور کامیاب ٹینڈر دہندگان کو بلا کسی علاقائی/صوبائی تفریق کے چھپائی کا کام دیا جاتا ہے۔

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! دا سوال ما کړے وو۔ دغې صوبې د پرنټ یو تنظیم ما ته راغلے وو، په هغه بنیاد باندې مې کړے وو خو تفصیلی جواب ملاؤ دے او زه مطمئن یم ورنه۔

Mr. Speaker: Okay. 5230, Jafar Shah Sahib, lapsed. 5238, Sadar Aurangzeb Nalotah Sahib, lapsed. Mufti Said Janan Sahib, 5239.

* 5239 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ نے ضلع ہنگو میں سال 2014 میں مختلف پوسٹوں پر تعیناتیاں کی ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ تعیناتیوں میں میرٹ کی خلاف ورزی ہوئی ہے؛

(ج) (i) سال 2014 میں ضلع ہنگو میں جن پوسٹوں پر بھرتی ہوئی ہے، انکے نام، پتہ، ٹیسٹ، انٹرویو کے نمبروں کی لسٹ، این ٹی ایس ٹیسٹ کے حاصل کردہ نمبروں کی لسٹ اور جملہ کوائف کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) سال 2014 میں صوبہ بھر میں بھرتی شدہ افراد کا مکمل ریکارڈ بمعہ کاغذات کی تفصیل ضلع وائز فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) جزو (i)، (ii) تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ہے۔

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب! دیکښې چې ما کوم تفصیل غوښتے دے، هغه تفصیل ما ته نه دې ملاؤ شوے۔ ما غوښتی دی چې سن 2014ء میں ضلع ہنگو میں جن پوسٹوں پر بھرتی ہوئی، ان کے نام، پتہ، ٹیسٹ اور انٹرویو کے نمبرات کی لسٹ، انٹری ٹیسٹ کے حاصل کردہ نمبرات کی لسٹ اور جملہ کوائف، یو دا، دویم نمبر، سن 2014 میں صوبہ بھر میں بھرتی شدہ افراد کا مکمل ریکارڈ بمعہ کاغذات کی تفصیل ضلع وائز فراہم کی جائے؟ جناب سپیکر صاحب! دا دواړه څیزونه ئے ما ته نه دی راکړی خو زه د شاه فرمان خان د تسلئ د پاره یوه خبره کوم چې دوئ دلته اووئیل چې تاسو محکمو ته ولې نه ځئ، هلته ولې دا خپل فریاد نه وړئ؟ چې مونږ فریاد دلته اسمبلئ کښې دا زمونږ خپل ملګری زمونږ کولیګز منسټران صاحبان نه آوری، د هغو دا حال وی، دلته نه اوریدلې کیږی نو هلته به زمونږ څه هغه اوشی، زمونږ به څه خبره اوریدلې شی؟ هیڅوک نه آوری خبره۔ زما دا ګزارش دے، دا سوال نامکمل سوال دے او شاه فرمان خان ان شاء الله العظیم زه به لکه دا زمونږ خورکئ څنګه تفصیل سره خبره اوکړه، زه به دا ټول څیزونه راوړم، دا به کمیټئ کښې دا سې یو یو درته تفصیلاً بیانوم چې دا فلانی استاذ سره دا زیاتے شوے دے، دا ناانصافی شوې ده ورسره، فلانی استاذ سره دا ناانصافی شوې ده فلانی ځائې کښې دا شوی ده او دا ټولې محکمې، دا سیکرټریان دا ډائریکټران دا

ټول اے ډی اوز، دا ټول خلق خبر دی، هغې نه بعد مونږ دلته راغلی یو، زما به دا ګزارش وی چې دا زما سوال د کمیټئ ته لاړ شی۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان صاحب!

جناب شاہ فرمان (وزیر برائے آبنوشی واطلاعات): جناب سپیکر! مجھے ڈیپارٹمنٹ نے بتایا کہ جو سوال مفتی جانان صاحب نے کیا ہے تو اس کے جواب میں جتنی یہ ڈیٹیل اور کاغذات ہیں، وہ باہر جناب سپیکر! میں آنریبل ممبر مفتی جانان صاحب سے مخاطب ہوں کہ جو انہوں نے سوال کیا، ان کی تفصیل باہر ایک چھوٹی گاڑی میں رکھی گئی ہے، وہ کافی کاغذات بنے ہوئے ہیں، اس کو وہ میرے خیال میں کہ کوئی سوزوکی کیری ہے، اس میں ڈیپارٹمنٹ کے افسران بیٹھے ہوئے ہیں باہر وہ سامان وہ مجھے پہلے انہوں نے بتایا کہ جو سوال کی تفصیل ہے، وہ باہر گاڑی میں، وہ ساری لائبریری پڑی ہوئی ہے، آپ۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو اس کے اس کوئسچن کو Examine کرنے کیلئے میں آج مفتی جانان صاحب۔۔۔۔

وزیر برائے آبنوشی واطلاعات: نہیں نہیں، مجھے ذرا جواب دینے دیجئے جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، جی جی۔

وزیر برائے آبنوشی واطلاعات: کہنے کا مقصد یہ ہے کہ میں ڈیپارٹمنٹ سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ کاغذات مفتی جانان صاحب جدھر چاہیں، ادھر آپ گاڑی میں پہنچادیں، وہ اسے تفصیل کو دیکھنے کے بعد فیصلہ کرلیں، اگر اس کے باوجود بھی آپ کہتے ہیں تو نیکسٹ ٹائم اس کو کمیٹی میں ڈالتے ہیں لیکن وہ آپ نے ایک اچھی خاصی ڈیٹیل مانگی ہے اور ڈیپارٹمنٹ نے اس کے اندر کافی محنت کی ہے، کافی محنت کی ہے تو آپ ذرا مفتی صاحب اس کو چیک کر کے فیصلہ کریں، اس طرح نہیں ہے وہ پوری سوزوکی بھر کے لائے ہیں، یہ ان کے ساتھ زیادتی ہوگی کہ آپ اگر اس کو چیک نہ کریں اور آپ یہ فیصلہ کریں کہ کمیٹی میں لے جائیں، وہ سوزوکی آپ کے پاس آجائے گی تو ذرا چیک کر کے وہ آپ لے لیں۔

جناب سپیکر: جی۔

مفتی سید جانان: سر خبره دا ده چې دا سوزوکی ته اوس دا ولې سوچونه کوی، دا سوزوکی نه مخکښې خو دغو دفترو ته مونږ ورځو کنه۔

جناب سپیکر: اؤ جی۔

مفتی سید جانان: ولې سوچ نه کوی چې په دغه سوزوکی کښې راځی خو زمونږ به وړه غوندې خبره وی، هلته ولې توجه نه ورکوی؟ خو منسټر صاحب شته دے نه بهرحال زه به دا اووایم چې زه مطمئن یم ګنې نه یم مطمئن او دیکښې ډیرې خبرې دی خو زه پریږدوه ئے۔

جناب سپیکر: اؤ جی۔

وزیر برائے آبنوشی واطلاعات: جناب سپیکر، جناب سپیکر! مفتی صاحب مصروف آدمی ہیں اب ظاہر ہے وہ اسلئے مطمئن نہیں ہیں کہ جو جواب انہوں نے مانگا ہے وہ یہ حکومت کے اختتام تک نہیں پڑھ سکتے لیکن ہم نے ان کیلئے تیار کیا ہوگا۔ (ہنستے ہوئے)

مفتی سید جانان: سرا گر ایسا ہے تو پھر کمیٹی میں چلا جائے (قہقہے) یہ سوال کمیٹی میں جائے گا۔

جناب سپیکر: جی جی، 5240، مفتی سید جانان۔

* 5240 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت ہر سال تدریسی کتب چھاپتی ہے، جس پر خزانے سے کافی خرچہ آتا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت مذکورہ کتب کا کافی حصہ صوبہ پنجاب سے چھپواتی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت اپنے صوبے کو چھوڑ کر پنجاب سے کیوں کتابوں کی چھپائی کرتی ہے، وجہ بتائی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ KPPRA رولز کے مطابق بذریعہ قومی اخبارات کتابوں کی چھپائی مشتہر کرتی ہے جس میں ملک بھر سے پرنٹنگ فرمز سے سربمہر ٹینڈر منگوائے جاتے ہیں اور صرف کامیاب ٹینڈر دہندگان سے کتابیں چھپوائی جاتی ہیں۔

(ج) چونکہ KPPRA رولز کے مطابق ملک بھر کے پرنٹنگ فرمز بشمول خیبر پختونخوا کے پرنٹنگ فرمز کو ٹینڈر میں شرکت کے یکساں مواقع میسر ہوتے ہیں، اسلئے دیگر صوبوں اور علاقوں کے پرنٹنگ فرمز بھی ٹینڈر مقابلے میں حصہ لیتے ہیں اور کامیاب ٹینڈر دہندگان کا بلا کسی علاقائی/صوبائی تفریق کے چھپائی کا کام دیا جاتا ہے۔

مفتی سید جانان: مطمئن یم جی د دې سوال نه۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

5224 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف): آیا یہ درست ہے کہ PK-47 & 48 کے مختلف گرلز، پرائمری، مڈل، ہائی سکولوں اور ہائیر سیکنڈری سکولوں میں کلاس فور SET,SST,PST کی آسامیاں خالی ہیں؛

(ب): اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حلقہ PK-47 & 48 کے تمام گرلز پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائیر سیکنڈری سکولوں میں خالی آسامیوں کی تفصیل فراہم کی جائے نیز حکومت کب تک ان سکولوں میں خالی آسامیوں پر عملہ تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (جواب وزیر آبنوشی نے پڑھا) (الف): جی ہاں درست ہے۔ حلقہ PK-47,48 کے تمام گرلز پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائیر سیکنڈری سکولوں میں خالی آسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

(ب):

PK	SST(G)	SST (Math)	SST (Bio+Che)	PST	Class IV
PK-47	02	02	03	22	10
PK-48	08	04	03	35	22

Total	10	06	06	57	32

خالی آسامیوں کو NTS کے ذریعے مشتہری جارہی ہے اور عنقریب اس پر تعیناتیاں عمل میں لائی جائیں گی۔

پرنسپل، ہیڈماسٹر اور SS کی خالی آسامیاں محکمانہ پروموشن اور پرنسپل، وائس پرنسپل کی پوسٹیں پبلک سروس کمیشن کے ذریعے مشتہر کی گئی ہیں اور عنقریب اس پر تعیناتیاں عمل میں لائی جائیں گی۔

5231 _ جناب شیراز خان: کیاوزیرابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2013 سے تاحال ضلع صوابی پی کے 35,34,33,32 اور 36 کے مختلف سکولوں میں گریڈ ایک سے گریڈ 17 تک کے ملازمین کے نام، ولدیت، تعلیمی قابلیت، سکونت اور ڈومیسائل کی تفصیل حلقہ وائز فراہم کی جائے۔ نیز جولائی 2013 سے تاحال ڈی ای او (میل) اور (فی میل) صوابی کے ماتحت تمام بھرتی شدہ ملازمین کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) ضلع صوابی کے حلقہ جات پی کے 35,34,33,32 اور 36 میں سال 2013 سے تاحال سکولوں میں گریڈ ایک سے گریڈ 17 تک ملازمین کے نام، ولدیت، تعلیمی قابلیت، سکونت اور ڈومیسائل کی فہرست، نیز جولائی 2013 تاحال ڈی ای او (میل) اور (فی میل) صوابی کے ماتحت تمام بھرتی شدہ ملازمین کی تفصیل ایوان کو فراہم کر دی گئی ہے۔

* 5230 _ جناب جعفر شاہ: کیاوزیرابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں ہزاروں کی تعداد میں تعلیمی اداروں بشمول، پرائمری، مڈل، ہائی وہائیر سیکنڈری سکولوں میں اساتذہ اور معاون سٹاف کی آسامیاں خالی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو صوبے کی کل کتنی آسامیاں کون کونسے کیڈر کی، اور کہاں کہاں خالی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے نیز حکومت ان آسامیوں پر تعیناتی کا عمل کب تک مکمل کرے گی؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) صوبے میں کل تقریباً 11443 (پی ایس ٹی، سی ٹی، ڈی ایم، قاری، پی ای ٹی، ایس ایس ٹی زنانہ/مردانہ) کی پوسٹیں خالی ہیں جبکہ گریڈ 17 کی پوسٹیں پبلک سروس کمیشن اور محکمانہ ترقی گریڈ 18 اور 19 کی خالی آسامیاں

کے ذریعے عنقریب پر کی جارہی ہیں۔ ہیڈ ماسٹرز کی پوسٹیں محکمانہ ترقی کے ذریعے پر کی جاری ہیں۔ جبکہ PSB پبلک سروس کمیشن نے بھی اشتہار شائع کیا ہے۔ جونہی پبلک سروس کمیشن سے Recommendation آجائے تو ہیڈ ماسٹرز کا آرڈر جاری کیا جائے گا۔

5235 _ محترمہ عظمی خان: کیاوزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ درست ہی کہ کہ 1990 کی دھائی میں Faxed pay پر کلاس فور ملازمین بھرتی کئے گئے تھے جو بعد میں ریگولر ملازمین کی طرح Treat کئے جاتے رہے اور ان کی تنخواہ سے جی پی فنڈ، بنوولنٹ فنڈ، گروپ انشورنس اور ایجوکیشن ایمپلائز فنڈ کی کٹوتی بھی ہوتی رہی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہی کہ مذکورہ ملازمین کو باقاعدہ سالانہ انکریمنٹ سکیل Up-gradation of pay اور Pay Scale Revision بھی ملتے رہے ہیں اور انہوں نے بیس پچیس سال ریگولر سروس بھی کی ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہی کہ Pay fixation party باقاعدہ سے مذکورہ ملازمین کی سروس بکس میں Fixation کرتی رہی اور ان ملازمین کو بغیر پنشن مراعات کی ریٹائر کیا جارہا ہے؟

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ ملازمین کو پنشن سے محروم رکھنے کی وجوہات بتائی جائیں ان کو کس آرڈر کے تحت بھرتی کیا گیا نیز مذکورہ ملازمین کو بھرتی کرتے وقت پنشن کی ادائیگی نہ کرنے کا کوئی آرڈر یا معاہدہ ہوا تھا مکمل تفصیل فراہم کی جائے۔

(ii) مذکورہ ملازمین کی ماہوار تنخواہ سے جی پی فنڈ، گروپ انشورنس ایجوکیشن ایمپلائز فنڈ اور دیگر مدات میں کٹوتی ہوئی ہے وہ واپس نہ دینے اور گریجوٹی اور ماہوار پنشن نہ دینے کی وجوہات بتائی جائیں۔

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) تمام چوکیداروں کو 1992 میں کنٹریکٹ پر بھرتی کر دیا گیا تھا۔ بعد ازاں نوٹفیکیشن نمبر -E&AD/
03/2005 مورخہ 10/08/2005 بغیر پنشن کے ریگولر کر دیا تھا۔ نوٹفیکیشن نمبر -BO-1/1-22
FD 200718 کے تحت مورخہ 29/01//2008 کو ان کی CPF کٹوتی شروع ہوئی اور نوٹفیکیشن نمبر
پی۔اے۔ خیبر پختونخوا 53-4049 مورخہ 21/01/2013 کو سی پی ایف سے جی پی ایف میں تبدیل کیا گیا
جسمیں پنشن کے بارے میں کوئی ہدایت نہیں دی گئی اس کی Fixation سال 2008 کے بعد سے ہوئی تھی
(کاپی ایوان کو فراہم کر دی ہے)

(د) (i) مذکورہ ملازمین فکسڈ پے پر بھرتی ہوئے تھے بعد میں ان کو بغیر پنشن کے ریگولر کیا گیا تھا (نوٹفیکیشن کی کاپی ایوان کو فراہم کر دی ہے)

(ii) مذکورہ ملازمین کی ماہوار تنخواہ سے جی پی فنڈ، گروپ انشورنس، ایجوکیشن ایمپلائز فنڈ اور دیگر مدات میں کٹوتی ہوئی ہے۔

جناب جعفر شاہ: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ :

5236 _ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع سوات حلقہ پی کے 85 کے تعلیمی اداروں میں اساتذہ، ہیڈ ماسٹرز، پرنسپلز وغیرہ کی آسامیاں منظور شدہ ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ان تعلیمی اداروں میں پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائیر سیکنڈری سکولوں میں کتنی اور کون کونسی آسامیاں خالی ہیں اور حکومت، محکمہ ان آسامیوں پر تعیناتی کب تک مکمل کرے گی۔ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) ضلع سوات پی کے 85 کے پرائمری مڈل، ہائی اور ہائیر سیکنڈری سکولوں میں خالی آسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔ ان خالی آسامیوں پر این ٹی ایس کے ذریعے عنقریب تقرریاں عمل میں لائی جائیں گی۔

Statement of vacant posts in PK-85 District Swat

S. No.	Post	Primary	Middle	High	Higher	Total
01	PST	64	0	0	0	64
02	SPST	92	0	0	0	92
03	PSHT	13	0	0	0	13
04	AT	0	1	0	0	1
05	TT	0	3	2	0	5
06	Qari	0	0	0	0	0
07	DM	0	3	0	0	3
08	CT	0	18	4	4	26
09	SCT	0	0	3	0	3
10	PET	0	8	0	0	8
11	SPET	0	0	1	0	1
12	Lab Att:	0	0	0	2	2
13	Lab Asst:	0	0	2	0	2
14	Naib Qasid	0	1	0	1	2
15	Ckowkidar	3	0	2	1	6
16	SS	0	0	0	47	47
17	Headmaster	0	0	3	0	3
18	Principal	0	0	0	1	1
Total		172	34	17	56	279

-Sd-
District Education Officer (M)
Swat at Gulkada

Office of the District Education Officer (Female) Swat at Saidu Sharif

Statement showing the detail of vacant posts category wise PK-85

S. #	Post	Vacant posts	Remarks
01	Headmistresses	05	Nil
02	SST (G)	07	02 posts have already been advertised for appopintment through NTS and the remaining 05 posts are vacant due to promotion from SST to Headmistresses/SS

03	SST (Sc-I)	02	The posts have already been advertised for appopintment through NTS
04	SST (Sc-II)	05	The posts have already been advertised for appopintment through NTS
05	SDM	01	The post will be filled by promotion from DM
06	DM	01	The post has already been advertised for appopintment through NTS
07	SAT	01	The post will be filled by promotion from AT
08	AT	2	The posts have already been advertised for appopintment through NTS
09	PET	02	The posts have already been advertised for appopintment through NTS
10	Qaria	02	The posts have already been advertised for appopintment through NTS
11	PST	34	The posts have already been advertised for appopintment through NTS

-Sd-
District Education Officer
(Female) Swat at Saidu Sharif

5238 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم ضلع ایبٹ آباد میں مختلف کیڈر کی آسامیاں خالی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو پی کے 47 اور پی کے 48 میں تمام پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائیر سیکنڈری گرلز/بوائز سکولوں میں کلاس فور اور ٹیچرز کی خالی آسامیوں کی تفصیل فراہم کی جائے نیز حکومت کب تک ان سکولوں میں خالی آسامیوں پر بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) پی کے 47 اور پی کے 48 میں تمام پرائمری، مڈل ہائی اور ہائیر سیکنڈری گرلز/بوائز سکولوں میں کلاس فور اور ٹیچرز کی خالی آسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سکولز	پی کے 47و48، مردانہ	پی کے 47و48، زنانہ	پی کے 47 کلاس فور، مردانہ و زنانہ	پی کے 48 کلاس فور، مردانہ و زنانہ
پرائمری سکولز	00	20+20=40	23	39
مڈل سکولز	11+5=16	1+4=5	06	23
ہائی سکولز	15+28=43	01+05=6	06	09
سیکنڈری سکولز	6+34 =40	3+3=6	01	07

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: شکریہ جی، شکریہ۔ جی یہ چھٹی کی درخواستیں ہیں: جناب اعظم خان درانی صاحب، الحاج صالح محمد صاحب، سردار ظہور صاحب، فیڈرک عظیم، میاں ضیاء الرحمان، ملک انور حیات، افتخار مشوانی، محمد عارف، محمود جان، اعزاز الملک افکاری، اس میں تو وہ کوئی نہیں ہے جو Suspend ہیں، چھٹی پر وہ لوگ تو نہیں ہیں کوئی؟

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: ہیں سر! اس میں اعزاز الملک، میاں ضیاء الرحمان ہیں، فریڈرک عظیم۔۔۔۔

جناب سپیکر: کون ہیں؟

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: اعزاز الملک ہیں، فریڈرک عظیم ہیں۔

جناب سپیکر: آپ دیکھ لیں، جو Suspend ہیں، کون کون ہیں؟ فریڈرک عظیم، افتخار مشوانی ہے، اس میں۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: ہے، ہے جی۔

جناب سپیکر: اچھا، اس کو Crass کرلیں، دوسرا کون ہے؟

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: یہ صالح محمد خان بھی ہیں۔

جناب سپیکر: کون صالح محمد صاحب؟

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: میاں ضیاءالرحمان بھی ہیں۔

جناب سپیکر: میاں ضیاءالرحمان۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: اور فیڈرک عظیم صاحب بھی ہیں۔

جناب سپیکر: فیڈرک عظیم صاحب؟ اچھا اس کا نام نہیں آیا، یہ باقی کے نام جو ہیں نا، جناب اعظم درانی، سردار ظہور اور ملک انور حیات، محمد عارف، محمود جان، اعزاز الملک منظور ہیں جی؟

اراکین: منظور ہیں۔

جناب سپیکر: نیکسٹ، ایک منٹ جی، میں اپنا ایجنڈا ختم کر لوں تو پھر میں آپ کو موقع دیتا ہوں، پھر نماز کا وقفہ بھی دیں گے، تھوڑا محمد علی صاحب 1248۔

جناب محمد علی: شکریہ جناب سپیکر! میں وزیر برائے۔۔۔۔

جناب سپیکر: محمد علی صاحب! اگر اس کو ہم ڈیفر کریں Next day تک، تاکہ منسٹر صاحب کنسرنڈ اس کو دیکھ لیں۔

جناب محمد علی: اگر کوئی منسٹر، کسی نے تیاری کی ہے، جواب دینا چاہتے ہیں تو وہ ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: وہ نہیں ہے، فائدہ نہیں کرے گا۔

جناب محمد علی: شاہ فرمان صاحب!

وزیر برائے آبنوشی واطلاعات: کنسرنډ منسټر را شی نو بیا به۔

جناب محمد علی: ټهیک ده جی، صحیح ده۔

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب! Lapsed۔ آئٹم نمبر 8 اینڈ 9: آنریبل منسٹر فار ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن، یہ نارکا ٹکس والا ہے؟ جی آنریبل منسٹر فار ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن، جمشید صاحب! جی جمشید صاحب، منسٹر، مائیک آن کریں بھائی! شاہ فرمان صاحب، شاہ فرمان صاحب! آپ یہ پڑھ لیں، شاہ فرمان صاحب کو دے دو۔

وزیر برائے آبنوشی واطلاعات: دا به دے وائی۔

جناب جمشید الدین (وزیر آبکاری و محاصل): نو ته ئے اووایه کنه۔

جناب سپیکر: ہاں پلیز۔

وزیر آبکاری و محاصل: نو ته ئے اووایه کنه۔

جناب سپیکر: یہ کیا مسئلہ ہے اس کے مائیک میں؟ میاں جمشید! میاں جمشید صاحب! مائیک میں کیا پرابلم ہے؟

وزیر برائے آبنوشی واطلاعات: هلکه! زما دا مائیک آف کړئ کنه۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، ہاں ادھر۔

وزیر آبکاری و محاصل: جناب سپیکر! میں Khyber Pakhtunkhwa Control of Narcotics Substances Bill, 2017 فوری طور پر زیر غور لانے کیلئے تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Control of Narcotics Substances Bill, 2017 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been proposed by any honourable Member-----

جناب فخر اعظم وزیر: جناب میری امنڈمنٹ ہے اس میں۔

جناب سپیکر: آگے ہے، وہ آگے ہے، اس کے بعد ہے، اس کے بعد آپ کی ہے، اس میں نہیں ہے۔ Since no amendment has been proposed by any honorable Member in Clauses 1 to 8 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 8 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 8 stand part of the Bill. Amendment in Clause 9 of the Bill, amendment in Clause 9 of the Bill, Mr. Fakhr-e-Azam Wazir.

جناب فخر اعظم وزیر: سر یہ امنڈ منٹ ہے کہ To move that in Clause 9, in sub-clause (1), in paragraph (a), the word 'ten' may be substituted by the word 'one'.۔ سر Actually یہاں پر انہوں نے جو لکھا ہے کہ جب یہ Substance exceed کرے گا دس گرام سے تو پھر اس کو سزا ملے گی تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر دس گرام سے نیچے ہو تو اس کی کیا سزا ہے ؟ پھر دس گرام سے جو نیچے ہو سر اس میں تو دو تین سگرٹ چرس کے آتے ہیں، اس کا مطلب ہے کہ جو پی سکتا ہے اس پر کوئی پابندی نہیں۔

جناب سپیکر: (وزیر سے) جی، آپ کیا کہتے ہیں؟

جناب فخر اعظم وزیر: سر یہ لکھا ہوا ہے، یہ صاف بات ہے کیونکہ اگر دس گرام سے، اگر دس گرام سے نیچے ہو تو اس پر کوئی سزا نہیں، تو دس گرام کے تقریباً دو تین سگرٹ آتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ جو بندہ یعنی کہ جو رکھ سکتا ہے پینے کیلئے تو اس پر کوئی پابندی نہیں تو میری یہاں پر امنڈ منٹ ہے کہ اس کو ایک گرام کیا جائے تاکہ جو پینے والا ہے، اس پر بھی پابندی ہو۔

جناب سپیکر: آپ کیا کہتے ہیں اس کو، آپ کمیٹی میں بھیجنا چاہتے ہیں یا کچھ ؟

جناب جمشید الدین (وزیر آبکاری و محاصل): دا Quantity د یکبنې کمول دی۔

جناب فخر اعظم خان وزیر: سر یہ اگر Agree کرتے ہیں تو پھر کمیٹی کو ضرورت نہیں۔

جناب سپیکر: فخر اعظم سلیکٹ کمیٹی میں بھیجیں۔

جناب فخر اعظم وزیر: ٹھیک ہے سر، اگر یہ Agree کرتے ہیں، آپ کرتے ہیں Agree؟

وزیر آبکاری و محاصل: مونږ خو د بیا رتمنت۔

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی چیف منسٹر صاحب، چیف منسٹر صاحب۔

جناب وزیر اعلیٰ: میرے خیال میں معزز رکن نے جو بات کی ہے، میں Agree کرتا ہوں، سزا جو ہے زیرو سے شروع ہو گی اور End تک جائے گی، تو سب پر ہونا چاہیئے۔

جناب سپیکر: چیف منسٹر صاحب اس کو سلیکٹ کمیٹی میں بھیجتے ہیں۔

وزیر آبکاری و محاصل: اؤ جی، مونږه Agree کوؤ دې سره۔

جناب سپیکر: جی سلیکٹ کمیٹی میں اس کو بھیجتے ہیں۔

وزیر آبکاری و محاصل: نه نه جی، مونږ Agree یو ورسره جی، ہم Agree کرتے ہیں جی، پھر کمیٹی کی کیا ضرورت ہے؟

جناب سپیکر: سلیکٹ کمیٹی میں بھیج دیں گے جی اس کو، نہیں، اس میں ایشوز ہیں، اس میں ایشوز ہیں، مجھے Concerned quarter سے وہ ابھی آئے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ اس میں تھوڑی مزید ڈسکشن کی ضرورت ہے، اسلئے اس کو سلیکٹ کمیٹی میں بھیجا جائے۔

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): سپیکر صاحب! ایک بات کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی شاہ فرمان صاحب۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر! یہ ایک بڑا اچھا موقع ہے اور میں کنسرنڈ منسٹر سے، چیف منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، چیف منسٹر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں تھوڑا نماز کیلئے بریک دیتا ہوں، نماز اور چائے کیلئے بریک۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر اور چائے کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، شاہ فرمان خان۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: شکریہ جناب سپیکر! یہ جو بل پیش کیا گیا نار کا ٹکس کے حوالے سے، اس کے اندر جناب سپیکر! ہم چاہتے ہیں کہ اس کے اندر وہ Drugs بھی شامل ہو جائیں جو آج کل پورا معاشرہ اس کی لپیٹ میں ہے اور بہت ساری ٹیبلٹس ایسی ہیں، بہت سارے Drugs ایسے ہیں اور یہ نوجوانوں کیلئے تباہی ہے، وہ جو میڈیسن کی صورت میں ملتے ہیں اور ان کا ایک تباہ کن Affect ہے نوجوانوں کے اوپر، انسانوں کی صحت کے اوپر تو ہم چاہتے ہیں کہ وہ سارے Drugs اس کے اندر آجائیں اور اس کے اندر اگر کسی چیز کی کمی ہے تا کہ اس کا سد باب کیا جا سکے، اس وقت معاشرہ بالکل ایک غلط طرف جا رہا ہے، نوجوان ایک غلط طرف جا رہا ہے اور قانون اس کیلئے ایسا کوئی موجود ہے نہیں جس کے اوپر آپ ایکشن لے سکیں، ایکسٹسی، آئس اور اس کے اندر کوکین وغیرہ، یہ ایسے Drugs ہیں کہ جس کی وجہ سے خاصکر نوجوان ایک غلط طرف جا رہے ہیں، تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ضروری ہے اور یہ ایک اچھا موقع ہے کہ اس کو ہم کریں اور نہ صرف اس کو جناب سپیکر! ایک قانون کی شکل میں ہم لے آئیں یا اس کیلئے قانون بنا دیں بلکہ Law Enforcing Agencies کو بھی ہم کہیں اور اس کے اوپر Stress دیں کہ اس کیلئے بھی ایک سپیشل آپریشن کریں کیونکہ اس وقت میں سمجھتا ہوں کہ سب سے زیادہ نقصان ہمارے نوجوانوں کو ان Drugs سے ہے، لہذا اس کیلئے ایک دو دن اگر مل جائے تو یہ ہمارے لئے آسانی ہو جائے گی کہ اس کے اندر جتنی بھی کمی ہے، وہ ہم پوری کر لیں گے اور اس کے Generic name میں اس کے ساتھ لکھ کر کہ جو بھی Chemical constituents جس کے یہی Affects ہوں، خطرناک Affects ہوں اس کو ہم اس میں شامل کریں۔

جناب سپیکر: اس کو ڈیفر کرتے ہیں اور Next date پر اس کو ڈالیں گے۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا پشاور ڈیویلپمنٹ اتھارٹی مجریہ 2017 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Next, item No. 10 and 11, honorable Senior Minister for Local Government.

جناب عنایت اللہ {سینئر وزیر (بلدیات)}: سر، میں پشاور ڈیویلپمنٹ اتھارٹی بل 2017 کو فوری طور پر ایوان میں زیر غور لانے کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Peshawar Development Authority Bill, 2017 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Since no amendment has been proposed by any honorable Member in Clauses 1 to 39 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 39 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 39 stand part of the Bill.

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب! میری اپنی دو امنڈ منٹس ہیں، ایک سیکشن 9، کلاز 4 سیکشن 9 اور ایک سیکشن 40 کے اندر، تو مناسب موقع پر مجھے موقع دیں، میں نے اسمبلی سیکرٹریٹ کے اندر جمع کی تھیں لیکن وہ ایجنڈے پر نہیں آسکیں تو پھر انہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: چلو، وہ آپ پھر پڑھ لیں گے نا۔

سینیئر وزیر (بلدیات): بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: یہ والا تو ہم نے پاس کر دیا ہے، ابھی آپ اس میں امنڈ منٹ مزید لا سکتے ہیں؟ آپ اس کو، Consideration stage پر تو یہ ہو گیا ہے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): د هغوی امنډمنټس هم دی کنه۔

جناب سپیکر: وہ امنڈ منٹس یہ ہیں جو آپ کہتے ہیں نا۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: چلو یہ میں پھر ہاؤس کے سامنے آپ کی امنڈ منٹس لے کر آؤنگا، اس کے بعد جی، Amendment in Clause 40 of the Bill: Mr. Fakhr-e-Azam Wazir.

جناب فخر اعظم وزیر: سر یہاں پر یہ Amendment in Section 40 in sub-section 3، اس میں لکھا ہے کہ سر "The decision made in appeal shall be final" تو سر! میں یہاں پر یہ

The aggrieved person against the decision of the tribunal کرناچاہونگا کہ Add

اور یہ سر! میں آپ کے توسط سے ایک بات کہنا چاہونگا سر! may file appeal in the High Court

کہ یہ اگر دیکھا جائے تو یہ (d) Article 37 sub-section اور Article 10 (a) of the

Constitution کی بھی Violation ہے کیونکہ آرٹیکل 10A یہ کہتا ہے "**Right to fair trial**. For the determination of civil rights and obligations or in any criminal charge against him a person shall be entitled to a fair trial and due process" دوسرا 10 یہ کہتا ہے کہ اس کو آپ حق دیں، اس کو آپ کہیں کہ اس کے ٹرائلز ہوں، اب یہاں پر تو وہ کہہ رہے ہیں It is final، تو میں کہنا چاہونگا اگر اس کو وہاں پر حق نہیں ملا اور وہ Further اپنے کیس کو Proceed کرنا چاہتا ہے تو اس کو سر ہائی کورٹ کا حق دیا جائے اور یہ Add کرنا چاہیئے اور اس کے ساتھ ہی پھر دوسرا سیکشن ہے (d) Section 37, sub-section سر، یہ کانسٹی ٹیوشن کہتا ہے، "to ensure an expensive and expeditious justice، یہاں پر پھر کہتا ہے کہ Justice ہر حال میں ہونا ہے، تو سر! اب یہاں پر آپ جب کہتے ہیں کہ This is the final تو آپ اس Justice کو روک رہے ہیں، تو میں کہتا ہوں سر This is against the Constitution، تو پھر ایسا نہ ہو کہ کل یہی آپ کا ایکٹ ہائی کورٹ یا آپ کا سپریم کورٹ اس کو void قرار دے، تو سر! میں کہنا چاہونگا کہ ابھی سے یہ Add کر دیں گے کہ وہ جو Aggrieved person ہے وہ ہائی کورٹ جا سکتا ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: مسٹر عنایت خان، پلیز۔

<u>سینئیر وزیر (بلدیات)</u>: ویسے میرے ساتھ ان کی جو امنڈمنٹ ہے تو اس میں ہائی کورٹ کی بجائے سروسز ٹریبونل لکھا ہے، لیکن میں۔۔۔۔۔

<u>جناب فخر اعظم وزیر</u>: سروسز ٹریبونل آپ کا ہے، آپ کے ٹریبونل میں اگر کوئی حق نہیں ملتا، یہ آپ کے ٹریبونل کی بات ہو رہی ہے تو وہ جا سکتا ہے، May file appeal in the High Court پڑھیں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): اچھا میں نے اس کو اس طرح سیکشن 40 کے اندر میری جو امنڈ منٹ ہے وہ بھی، میں نے آپ کو کہا تھا کہ میری دو امنڈ منٹس ہیں، ایک سیکشن 40 کے اندر ہے، میں اپیل کا یہ Right جو ہے وہ سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کو دینا چاہتا ہوں، He is incharge Administrative Secretary of the departmentاس کے بعد ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ بھی چلا جائے تو وہ سٹیج اس کے بعد آ جائے گا، پہلے اپیل سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کو، اس کے بعد پھر ہائی کورٹ جانا چاہے تو جا سکتی ہے، تو میری امنڈ منٹ یہ ہے، اگر یہ میرے ساتھ Agree کرتے ہیں تو یہ امنڈ منٹ لایا ہوں کہ سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کو اپیل ہو گی۔

جناب سپیکر: ہاں جی، فخر اعظم صاحب!

جناب فخر اعظم وزیر: سر! میں یہ کہنا چاہونگا کہ دیکھیں سر، ایک تو اسکا اپنا ادارہ ہے، اسکا اپنا ایک ٹریبونل ہے، اگر وہ سیکرٹری کے پاس اپیل کرنا چاہتا ہے یا سروس ٹریبونل کے پاس، لیکن وہ فائنل نہیں ہونی چاہیئے، اس کے بعد بھی اسکو حق دیا جائے اور یہ صرف ہمارا آئینی ادارہ ہے سر، ٹائم ہمیں دے رہا ہے سر، تو میں تو آئینی بات کر رہا ہوں سر، تو آئین کی رو سے اس کو ہائی کورٹ کو جانے کی اجازت ہونی چاہیئے اور یہ بات یہاں پر ایڈ کرنی چاہیئے۔

جناب سپیکر: یہ ایک منٹ جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب! په رټ پټیشن کښې فاټا والا کس هم ځوک نه شي منع کولے او زه دا وايم چې اپيل چې دے کنه نو اپيل به دے دغه ته کوی، Administrative Secretary ته کوی، د Administrative Secretary نه وروستو خو هغه آزاد دے، هائی کورټ ته تلې شی کنه، هائی کورټ باندې خو هغه خو د هغه دغه Right دے Fundamental Right دے۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب فخر اعظم وزیر: دیکھیں سر، سر میں یہ بات کہنا چاہونگا سر۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب فخر اعظم وزیر: سر! یہاں پر وہ کہتا ہے کہ وہ ہائی کورٹ جا سکتا ہے وہ جائے گا لیکن پھر رولز آپ کو چینج کرنا پڑیں گے۔

جناب سپیکر: جی آپ عنایت خان! چونکہ آپ کی امنڈ منٹس اس میں نہیں ہیں، تو آپ Exact wording بتائیں کہ آپ کیا امنڈ منٹ کرنا چاہتے ہیں تاکہ میں ہاؤس کے سامنے رکھوں، آپ پڑھ لیں اس کو۔

Senior Minister (Local Government): Section 40 of Peshawar Development Authority Act may be read as "any person aggrieved by any decision or order of the Director General or any other officer of the authority, acting under delegated powers of the authority may, within fifteen days of the receipt of such decision or order, appeal to the Secretary Local Government of Khyber Pakhtunkhwa.

جناب سپیکر: سب سے پہلے آپ اپنا واپس لینا چاہتے ہیں۔

جناب فخر اعظم وزیر: نو سر! میں اسلئے واپس نہیں لینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: پہلے میں آپ کا وہ ہاؤس کے سامنے رکھوں گا، پھر میں عنایت خان کی جو امنڈ منٹ ہے، وہ سامنے رکھوں گا۔

جناب فخر اعظم وزیر: ٹھیک ہے سر، ٹھیک ہے سر۔

جناب سپیکر: جی جی، جی میڈم۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: اچھا جی۔

جناب سپیکر: وہ اسلئے یہ نہیں کہتا ہے، اس کی امنڈ منٹ میں یہ کلیئر ہے کہ بیچ میں ایسی کوئی ہے؟

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: اگر منسٹر صاحب مان لیں، اگر منسٹر صاحب مان لیں تو یہ تو ٹھیک ہے، سیکرٹری کا تو ہونا چاہیئے کہ اگر وہ Aggrieved ہے، جو بھی ڈائریکٹر جنرل یا انکے کوئی آفیسر، تو وہ سیکرٹری کو وہ کر لیں لیکن اگر سیکنڈ اپیل میں وہ ٹریبونل، کیونکہ ٹریبونل تو خود ہائی کورٹ لیول پہ ہے اور جس طرح منسٹر صاحب نے کہا کہ رٹ سیکشن میں تو کوئی بھی جا سکتا ہے ہائی کورٹ میں، لیکن اس کیلئے ٹریبونل کو پھر اس لیول پہ اگر دے دیں تو یہ میرے خیال میں ان کا بھی مسئلہ حل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی عنایت خان۔

سینیئر وزیر (بلدیات): ٹریبونل سول سرونٹس کیلئے ہے، یہ اس کی دوسری جو امنڈمنٹ ہے، اس کو پھر میں Oppose کرونگا، اور Tribunal for Civil Servants. PDA is Autonomous Body، Autonomous Body جو ہے اس کے رولز اور اسکے وہ الگ ہیں، اگر آپ ٹریبونل، سروسز ٹریبونل میں ان کو Allow کرتے ہیں تو آپ ان کو سول سرونٹس مانتے ہیں تو پھر اتھارٹی کا پورا Spirit ہے اور Concept ہے، وہ ختم ہو جائے گا، اسلئے اتھارٹی کے لوگ، کسی بھی اتھارٹی کے لوگ، وہ یونیورسٹی کے لوگ جا سکتے ہیں ٹریبونل، یونیورسٹی کے لوگ نہیں جاسکتے ہیں وہ Autonomous Bodies ہیں، باقی Autonomous Bodies ہیں، اس لئے PDA is Autonomous Body, Autonomous Body بنانے کیلئے یہ ہوتا ہے کہ آپ Efficiently کام کر سکیں، آپ Quick decision کر سکیں، آپ چیزوں کو Respond کر سکیں اسلئے بناتے ہیں، اگر آپ ان کو بھی سول سرونٹس بناتے ہیں اور وہ لمبے چوڑے قصے بناتے ہیں تو پھر تو اس میں ایسا نہیں ہوگا۔

جناب سپیکر: میں پہلے فخر اعظم وزیر کی امنڈمنٹ ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں اور اس کے بعد عنایت خان کی۔

The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Members: Yes.

Mr. Speaker: And those who are against it may say' No'.

Members: No.

جناب سپیکر: تو میں کاؤنٹ کرتا ہوں جی، پلیز، جس نے Yes کہا ہے وہ اٹھیں، اچھا Defeated, defeated, مسٹر عنایت خان پلیز، اپنی Read کر لیں پھر۔

Senior Minister (Local Government): Any person aggrieved by any decision or order of the Director General or any other officer of the authority acting order delegated powers of the authority may, be within the fifteen days of the receipt of such decision or order, appeal to Secretary Local Government of Khyber Pakhtunkhwa.

جناب سپیکر: یہ مکمل آپ Section 40 کو Substitute کرنا چاہتے ہیں۔

سینئر وزیر بلدیات: یہ Section 40 ہے اور Chapter 4 section 9 میں بھی میرا ایک امنڈمنٹ ہے۔ Chapter 4 section 9 میں بھی، If you allow me, I will read out۔

جناب سپیکر: جی، پھر ایک دفعہ پڑھ لیں تاکہ پھر۔

Senior Minister (Local Government): In Chapter 4, Section 9, sub-section (2) may please be read as 'in case of appointment, in case of appointment, in case of appointment by transfer, recruitment the qualification, experience and other terms and conditions of the Director General PDA. The rest of the qualification will be the same as per Act 2017, attested by Law Department.

جناب سپیکر: یہ ایکٹ جو سیکشن 40 سے آگے ہو تو ہاؤس ابھی Adopt کر چکی ہے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): تو سر، میں نے آپ سے کہہ دیا ہے میں نے ابتداء میں کہہ دیا تھا۔

جناب سپیکر: آپ نے بعد میں کہا تھا۔

سینیئر وزیر (بلدیات): میں نے ابتداء میں کہہ دیا تھا۔

جناب سپیکر: ابھی تو میں جو اس وقت آپ امنڈمنٹ کی بات کر رہے ہیں، میں اس کو سامنے رکھتا ہوں، وہ پھر سے آپ نے امنڈمنٹ لانی ہے، ابھی میرے خیال میں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): With the request, with the request کہ میں Formally اس کو Submit کر چکا ہوں، You should bring this amendment on Tuesday۔

جناب سپیکر: اوکے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): دوبارہ اس کو لے آئیں۔

جناب سپیکر: Yes, yes: ٹھیک ہے جی، The motion before the House یہ جو آپ نے پڑھا ہے، وہ ابھی میں پھر سے کہونگا کہ پلیز کہ جو Before 40 ہے، اس سے ہٹ کے آپ پڑھ لیں تاکہ میں آج اس کو Adopt کر لوں، آپ پہلے والے پڑھ لیں۔

Senior Minister (Local Government): In case of appointment, by transfer, recruitment, the qualification, experience and other terms and conditions of the Director General PDA, the rest of the qualification will be the same as per Act, 2017, attested by Law Department.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Senior Minister may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say’ No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Clauses 41 to 44: Since no amendment has been proposed by any honorable Member in Clauses 41 to 44 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 41 to 44 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 41 to 44 stand part of the Bill. Amendment in Clause 45 of the Bill, first amendment, Mr. Fakhr-e-Azam Wazir.

جناب فخر اعظم وزیر: سر! یہ بات ذرا اہم، ذرا تحمل سے سنیں گے کیونکہ یہاں پر سول سرونٹس کا مسئلہ ہے اور سر! یہاں پر اس کو ذرا تحمل سے سنیں گے اور میں پہلے آرٹیکل فور Quote کرنا چاہوں گا، سر، آرٹیکل فور کہتا ہے، “**Right of individuals to be dealt with in accordance with law, etc.** (1) To enjoy the protection of law and to be treated in accordance with law is the inalienable right of every citizen. Wherever he may be, and of every other person for the time being within Pakistan”. سر، یہ کہتا ہے کہ اس کو یعنی کہ لاء کے مطابق اس کے ساتھ سلوک ہونا چاہیئے، پھر اور کہتا ہے، آرٹیکل 25 کہتا ہے سر، یہ میں سول سرونٹس کے حوالے سے یہ بات کرنا چاہوں گا کیونکہ یہ حق تلفی ان کی ہوگی بہت بڑی سر! پھر سر! یہ کہتا ہے، “Equality of Citizen”. “All Citizens are equal before law and are entitled to equal protection of law.” کہ تمام شہری جو ہیں ان کے حقوق برابر ہیں، آپ کسی

کے ساتھ Discrimination نہیں کر سکتے، یہ آرٹیکل 25 کہتا ہے، سر! پھر آرٹیکل 27 کہتا ہے، "**Safeguard against discrimination in services.** (1) No citizen otherwise qualified for the appointment in the service of Pakistan shall be discriminated against in respect of any appointment on the ground only of race, religion, caste, sex, residence or place of birth". یعنی آپ کسی کے ساتھ Discrimination سروس میں نہیں کر سکتے تو ان تمام آرٹیکلز کو مد نظر رکھتے ہوئے 240 کے مطابق سر! Service appointment بنائی گئی سر، اور اس کے مطابق آرٹیکل 240، Subject to Constitution the appointment and the condition of service of Pakistan in the service of Pakistan shall be determined. یعنی آرٹیکل 240 کے مطابق آپ کا جو سروس ایکٹ 1973 بھی بنایا گیا خیبر پختونخوا کا اور فیڈریشن یعنی جتنے بھی فیڈرل کے سروس مین ہیں، ان کیلئے بھی لاء بنائی گیا، اب ان تمام کو پروٹیکشن بھی دی گئی، یعنی ان کے ساتھ اگر کوئی زیادتی ہوتی ہے تو اب وہ سروس ٹریبونل جا سکتا ہے آرٹیکل 212 کے مطابق، آرٹیکل 212 کہتا ہے "(1) Notwithstanding anything hereinbefore contained the appropriate Legislature may by Act [provide for the establishment of] one or more Administrative Courts or Tribunals to exercise exclusive jurisdiction in respect of". یعنی کہ سر جو سول سرونٹ ہوتا ہے، وہ سروس ٹریبونل جا سکتا ہے۔ اب یہاں پر پبلک سرونٹ، پبلک سرونٹ سروس ٹریبونل نہیں جا سکتا، وہ ہائی کورٹ نہیں جا سکتا کیونکہ جب اب وہ ہائی کورٹ جائے گا تو آپ اس کیلئے ایکٹ کے بعد رولز بنائیں گے، رولز آپ نے نہیں بنائے، وہ جائے گا سول کورٹس اور سول کورٹس میں دس پندرہ سال دھکے کھائے گا، کھائے گا، اس کے بعد ہو جائے گا ریٹائرڈ، تو سر! یہ ان کے ساتھ بہت بڑی بے انصافی ہو رہی ہے۔ تو سر، میں کہتا ہوں آپ کو، ہاؤس سے بھی ریکویسٹ کرنا چاہوں گا، آپ سے بھی ریکویسٹ کروں گا کہ ان کو سر سول سرونٹس ڈیکلیئر کیا جائے تاکہ ان کو اپنے حقوق مل سکیں تاکہ ان کی ٹینشن اور ان کے جو مسئلے ہیں وہ حل ہو سکیں۔

جناب سپیکر: جی عنایت خان۔ جی، مولانا لطف الرحمان صاحب۔

مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): بہت بہت شکریہ، جناب سپیکر۔ میں فخر اعظم کے اس پوائنٹ کو سپورٹ کرتا ہوں کہ سول سرونٹ ہونا چاہیئے۔ پبلک سرونٹ کے حوالے سے جو بات انہوں نے کی ہے، وہ بالکل صحیح کہی ہے، سول سرونٹ ہو گا تو اس کو تحفظ ملے گا اور یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ اگر وہ روزگار جن لوگوں کا ہے، دینا ہے یہ بھی حکومت کی ذمہ داری ہے اور اگر ان کو ایک سیکورٹی ملتی ہے جاب کے حوالے سے تو ہمیں کیا مسئلہ ہے کہ ہم اس کو سول سرونٹ ڈیکلیئر کر کے اس کو ہم پاس کریں، تو یہ سب کے فائدے میں ہے۔ تو ہم ریکویسٹ کرتے ہیں کہ اس کو سول سرونٹ کیا جائے، تاکہ ان کو تحفظ ملے، وہ اپنی سیکیورٹی جو ہے ان کو مل سکے، اس جاب کے حوالے سے اور وہ اپنا عدم تحفظ نہ Feel کرے، سول سرونٹ کا وہ ہونا چاہیئے، یہ اس میں ترمیم کر دی جائے۔

جناب سپیکر: عنایت خان پلیز۔

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: دیکھیں جو بنیادی پہلا نکتہ ہے، انہوں نے کانسٹی ٹیوشن کے پہلے آرٹیکلز Quote کئے اور مختلف کتابوں کے حوالے دیئے کہ they should be treated in accordance with the law، اس پر تو کوئی، ان کا جو بنیادی Premise ہے، اس پر تو کوئی اختلاف نہیں ہے، یہ لاء جو بنتا ہے وہ ان کی سروس ریگولیٹ کرے گا، They will be treated in accordance with this law، کیا اس کو سر! ان سول سرونٹس کا سٹیٹس دیا جائے گا؟ تو وہ نہیں ہو سکتا ہے، اس کی ہم مخالفت کرتے ہیں اور پی ڈی اے جو ہے بنی ہے، جب سے بنی ہے، جب سے بنی ہے تو وہ سول سرونٹس ان کا سٹیٹس نہیں ہے، ان کو بالکل سول سرونٹس کا سٹیٹس نہیں دیا گیا ہے اور یہ کارپوریٹ باڈیز، کارپوریٹ باڈیز کے اپنے Laws ہوتے ہیں اور Autonomous Bodies کے اپنے لاز ہوتے ہیں، یونیورسٹیز ہیں، کارپوریٹ باڈیز ہیں، ان کے اپنے لاز ہوتے ہیں، ان کے بنانے کے اپنے وہ اصول ہوتے ہیں، اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ ان کو بھی سول سرونٹس بنائیں گے تو آپ Efficiency کیسے لائیں گے؟ جو مقاصد ہم ان سے حاصل کرنا

چاہتے ہیں وہ آپ کیسے لائیں گے ؟اسلئے میں اس کو Oppose کرتا ہوں کہ ان کو سول سرونٹس کا سٹیٹس نہیں دیا جاسکتا ہے اور میں اسلئے آپ سے استدعا کروں گا کہ آپ ہاؤس کو Put کریں۔

جناب سپیکر: جی فخر اعظم صاحب۔

جناب فخر اعظم وزیر: جناب سپیکر میں نے حوالے دیئے ہیں کانسٹی ٹیوشن کے سر، یہ سر Fundamental Rights کی Violation ہے سر، اور آپ ایک غیر قانونی کام کرنے جارہے ہیں سر۔ میں کہتا ہوں کہ کل ایسا نہ ہو کہ اس میں یہ پیچیدگی آجائے اور پھر یہی ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ آپ کے اس ایکٹ کو Null and Void قرار دے سر، تو سر! ابھی بھی موقع ہے، تو سر! اس میں یہ سول سرونٹ کا ایڈ کردیں کیونکہ ان کو پروٹیکشن مل جائے گی، اگر نہیں ملے گی سر تو کل یہ پیچیدگی یہاں آرہی ہیں کیونکہ یہ Against the Law, against the Constitution ہو رہا ہے سر، یہ تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی عنایت خان، میرے خیال میں، جی جی، عنایت خان۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر! یہ وہی چیزیں Repeat کر رہے ہیں، وہی پرانا قصہ Repeat کر رہے ہیں۔ میں نے ان کو بتادیا ہے کہ اس صوبے کے اندر، اس ملک کے اندر بہت سی باڈیز ایسی ہیں کہ They are not Civil Servants، کارپوریٹ باڈیز ہیں، Autonomous Bodies ہیں، یہ پیمرا ہے، یہ واپڈا ہے، یہ سارے جتنے بھی، سوئی گیس ہے، یہ بڑے بڑے ادارے ہیں، یہ آپ کا نادرا ہے، یہ سارے None of them Civil Servants اور اس کو کوئی نہیں کہتا کہ Fundamental rights کی خلاف ورزی ہے، Fundamental Rights کا مطلب یہ ہے کہ آپ لوگوں کو In accordance with the law treat کریں گے، لوگوں کو قانون کے بغیر نہیں Treat کریں گے، تو میں تو اس کا قانون دے رہا ہوں، اس وقت تک، ابھی تک تو پی ڈی اے کا 2001 سے Onward قانون ہی نہیں تھا، Please, put it to vote, put it to vote

جناب سپیکر: ہاؤس کے سامنے Put کرتا ہوں۔

(قطع کلامی)

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’.
Members: Yes.
Mr. Speaker: And those who are against it may say ‘No’.
Members: No.
Mr. Speaker:The ‘Ayes’ have it. The amendment is dropped-----
(Interruption)
Mr. Speaker: Defeated, defeated. Second amendment for addition of proviso, Mr. Fakhr-e-Azam Wazir.

جناب فخر اعظم وزیر: سر، یہ بھی ہو جائے گی Withdraw، سر، اس کا پھر یہ اب کیا کریں گے سر، اس کو تو بھی آپ، امنڈمنٹ تو شامل نہیں کریں گے سر، سر! بات اس طرح ہے کہ یہ بھی اسی سول سرونٹس کے حوالے سے ہے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): دیکھیں جناب سپیکر! چونکہ میں نے ان کی پہلی دو امنڈمنٹس نہیں مانے تو یہ ان کے Sequence میں ہے۔

Mr. Speaker: Okay, amendment is dropped. Clauses 46 to 51 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 46 to 51 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 46 to 51 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.
(The Motion was carried)
Mr. Speaker: The Ayes have it. Clauses 46 to 51 stand part of the Bill. Schedule and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا پشاور ڈیویلپمنٹ اتھارٹی مجریہ 2017 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: ‘Passage Stage’: Honourable Senior Minister, please.

سینیئر وزیر (بلدیات): سر میں پشاور ڈیویلپمنٹ اتھارٹی بل 2017 پاس کرنے کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that Peshawar Development Authority Bill, 2017 may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

مسودہ قانون(ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ مجریہ 2017 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 12 and 13: Minister for Law, Minister, Inayat Khan, Ji Inayat Khan!

سینئر وزیر(بلدیات): میں On behalf of Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ بل کو فوری طور پر زیر غور لانے کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Private Partnership (Amendment) Bill, 2017 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 4 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 4 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 4 stand part of the Bill. Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون(ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ مجریہ 2017 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Minister for Law please. Inayat Khan!

سینئر وزیر(بلدیات): سر میں خیبر پختونخوا پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ بل کو پاس کرنے کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Private Partnership (Amendment) Bill 2017 may

be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا پبلک ہیلتھ سرویلینس اینڈ رسپانس مجریہ 2017 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 14 and 15: Senior Minister for Local Government, Ji, Shah Farman Khan!

Mr. Shah Farman (Minister for Public Health Engineering): Mr. Speaker! I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Health Surveillance and Response Bill, 2017 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Health Surveillance and Response Bill, 2017 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 24 of the Bill, therefore the question before the House is that Clauses 1 to 24 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 24 stand part of the Bill. Preamble also stands part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا پبلک ہیلتھ سرویلینس اینڈ رسپانس مجریہ 2017 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Mr. Shah Farman!

Minister for Public Health Engineering: Mr. Speaker! I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Health Surveillance and Response Bill 2017 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Health Surveillance and Response Bill, 2017 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed. The session is adjourned till 03:00 pm afternoon, 20th October, 2017.

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 20 اکتوبر 2017ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)